ہفت روزہ

انٹرنیشنل

الفضل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۱۲ر ستمبر ۱۹۹۷ء شمارہ ۳۷

۹ر جمادی الاول ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۱۲ر تبوک ۱۳۷۶ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

انسان کو چاہئے کہ نماز میں دعا بالحاح کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جائے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے

"علم کے تین مدارج ہیں۔ علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے، لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے، ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے، یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کر لینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا وہ شخص بدقسمت ہے جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں۔ اس آیت کے مطابق جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں وہ کورانہ تقلید میں پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا﴾ (العنکبوت : ۷۰)۔ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے۔ یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ ﴿اهدنا الصراط المستقیم﴾ (الفاتحہ : ۶) سو انسان کو چاہئے کہ اس کو مد نظر رکھ کر نماز میں دعا بالحاح کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جائے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے۔

فرمایا: ﴿من کان فی هذه اعمیٰ فهو فی الآخرة اعمیٰ﴾۔ (بنی اسرائیل : ۷۳)۔ کہ جو اس جہان میں اندھا ہے وہ اس جہان میں بھی اندھا ہے۔ جس کی منشاء یہ ہے کہ اس جہان کے مشاہدہ کے لئے اسی جہان سے ہم کو آنکھیں لے جانی ہیں۔ آئندہ جہان کو محسوس کرنے کے لئے جو اس کی طیاری اسی جہان میں ہو گی۔ پس کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ کرے اور پورا نہ کرے۔

اندھے سے مراد وہ ہے جو روحانی معارف اور روحانی لذات سے خالی ہے۔ ایک شخص کورانہ تقلید سے کہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو گیا، مسلمان کہلاتا ہے۔ دوسری طرف اسی طرح ایک عیسائی عیسائیوں کے ہاں پیدا ہو کر عیسائی ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے شخص کو خدا، رسول اور قرآن کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔ اس کی دین سے محبت بھی قابل اعتراض ہے۔ خدا اور رسول کی ہتک کرنے والوں میں اس کا گزر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ایسے شخص کی روحانی آنکھ نہیں۔ اس میں محبت دین نہیں۔ وَالا محبت والا اپنے محبوب کے برخلاف کیا کچھ پسند کرتا ہے؟ غرض اللہ تعالیٰ نے سکھلایا ہے کہ میں تو دینے کو تیار ہوں اگر تو لینے کو تیار ہے۔ پس یہ دعا کرنا ہی اس ہدایت کو لینے کی تیاری ہے۔

اس دعا کے بعد سورہ بقرہ کے شروع میں ہی جو ﴿هدی للمتقین﴾ (البقرہ : ۳) کہا گیا تو گویا خدا تعالیٰ نے دینے کی تیاری کی۔ یعنی یہ کتاب متقی کو کمال تک پہنچانے کا وعدہ کرتی ہے۔ سو اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ کتاب ان کے لئے نافع ہے جو پرہیز کرنے اور نصیحت کو سننے کو تیار ہوں۔ اس درجہ کا متقی وہ ہے جو مخلی بالطبع ہو کر حق کی بات سننے کو تیار ہو۔ جیسے جب کوئی مسلمان ہوتا ہے تو وہ متقی بنتا ہے۔ جب کسی غیر مذہب کے اچھے دن آئے، تو اس میں اتقاء پیدا ہوا۔ عجب، غرور، پندار دور ہوا۔ یہ تمام روکیں تھیں جو دور ہو گئیں۔ ان کے دور ہونے سے تاریک گھر کی کھڑکی کھل گئی اور شعاعیں اندر داخل ہو گئیں"۔

(ملفوظات جلد اول، طبع جدید، صفحہ ۱۳، ۱۴)

تقویٰ، عبادت اور ایمانی حالت میں ترقی کرو

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۲ر اگست ۱۹۹۷ء)

برلن، جرمنی (۲۲ر اگست) : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ برلن (جرمنی) میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سب سے پہلے جرمنی کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کے فضل سے یہ دورہ بہت مفید اور بھرپور رہا ہے۔ حضور نے جماعت جرمنی کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے سب مہمانوں کا بہت خیال رکھا۔ حضور نے اپنے دورہ کی مصروفیات کے

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی، روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تا کہ اگر کوئی اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔ کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے۔

ہفتہ، ۲۳ر اگست ۱۹۹۷ء:

آج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن کے ساتھ بچوں کی کلاس ہوئی۔

آج کی کلاس میں مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مہمان خصوصی تھے۔ بچوں نے آپ سے چھوٹے چھوٹے سوالات کئے جن کے جواب انہوں نے روایتی شفقت اور محبت بھرے انداز میں دئے۔ آپ نے بچوں کو کلاس کی اہمیت بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ بہت خوش قسمت بچے ہیں جنہیں براہ راست حضور انور کی توجہ حاصل ہے اور حضور اپنا قیمتی وقت آپ کو دیتے ہیں اور آپ کو دین کے عظیم خدمت گار دیکھنا چاہتے ہیں۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنی تعلیم اور تربیت اور خدمت دینی کے شاندار ذکر کے بعد جو لدھیانہ سے شروع ہو کر انڈیا، مشرقی افریقہ، انگلستان اور امریکہ پر پھیلا پڑا ہے۔ بچوں کو ایک روزمرہ کام آنے والی سنہری نصیحت سے نوازا۔ آپ نے بچوں کو بتایا کہ دعائیں تو بہت سی ہیں لیکن یاد رکھیں کہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" میری آزمودہ دعا ہے۔ اگر آپ دل کی گہرائی سے خدا تعالیٰ پر انحصار رکھتے ہوئے ہر کام کو اس دعا سے شروع کریں گے تو خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ۱۱۴ بار "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" رکھی ہے۔ مکرم امام صاحب نے یہ نصیحت کی کہ آپ لوگ صبح کی نماز کے بعد تلاوت قرآن مجید پابندی کے ساتھ کیا کریں۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنی اچھی صحت کا راز کم کھانے میں بتایا۔

اتوار، ۲۴ر اگست ۱۹۹۷ء:

آج انگریزی بولنے والے زائرین جن میں تمام تر ماریشس کے احباب تھے سے ملاقات کا پروگرام جو ۱۶ر اپریل ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ ہوا تھا دوبارہ نشر کیا گیا۔ سوال و جواب کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر پیش ہے:

☆ اگر آپ کو دنیا میں امن قائم کرنے کی طاقت دی جائے تو کس طرح امن قائم کیا جائے گا اور کب تک؟ حضور انور نے فرمایا: دنیا میں امن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے سے قائم ہو گا لیکن کب، یہ خدا جانتا ہے۔ نیز امن طاقت سے قائم نہیں ہوتا۔ آنحضرت ﷺ نے اطمینان قلب عاجزی اور صراط مستقیم کے ذریعے سے قائم فرمایا۔ پھر اس کے بعد خلافت راشدہ میں جو امن چاہتے تھے ان کے پاس طاقت نہ تھی اور جو طاقتور تھے وہ مذہبی قسم کے امن کے خواہاں نہ تھے۔ پرامن مسلمان تو چین تک پہنچے۔ وہ اپنے ساتھ ہتھیار لے کر نہیں گئے تھے۔

☆ کیا Astrology کے ذریعے ہاتھ کی لکیروں سے کوئی حالات معلوم کئے جا سکتے ہیں؟ حضور نے فرمایا یہ کسی علم پر مبنی نہیں۔ مستقبل کے حالات کو کوئی نہیں جان سکتا۔ Astrologers صرف قیافہ شناسی سے کام لیتے ہیں ورنہ ہاتھ کی لکیروں میں کوئی انسانی حالات نہیں لکھے ہوتے۔ اس سلسلے میں حضور انور نے لندن یونیورسٹی کے اپنے طالبعلمی کے زمانے کا ایک ذاتی تجربہ کا دلچسپ واقعہ بیان فرمایا اور حضور نے قیافہ شناسی کے ذریعہ ایک مجلس میں ایک بی۔بی۔سی کے ڈائریکٹر کو ان کے متعلق کچھ باتیں کہیں جو کئی سال کے بعد عین اسی طرح پوری ہوئیں۔ اور کئی سال کے بعد انہوں نے حضور سے ملاقات کی اور حضور سے پوچھا کہ آپ ہاتھ دیکھنے کے منکر بھی تھے اور باتیں بھی ٹھیک کہیں، یہ کیسے ہوا۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں نے آپ کے حالات اور قیافہ شناسی سے کام لیتے ہوئے وہ باتیں کہی تھیں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔

☆ کیا جب دنیا میں عام طور پر احمدیت پھیل جائے گی تو کیا احمدیہ کا نام پھر مٹا دیا جائے گا کیونکہ اصل نام تو اسلام ہے۔ حضور نے فرمایا یہ نام ہٹایا نہیں جائے گا کیونکہ احمد آنحضرت ﷺ کا جمالی نام ہے۔ آنحضرت ﷺ کی دوسری بعثت میں محبت، شفقت، نرمی اور صبر کے اوصاف نے جن کا احمدی شان کے ساتھ تعلق ہے ظاہر ہونا تھا۔ اسلئے یہ نام کبھی بھی نہیں چھوڑا جائے گا۔

☆ خودکشی کرنے والے کے لئے اسلام کا کیا فیصلہ ہے؟۔ حضور نے فرمایا کہ خودکشی کی سزا کا فیصلہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اگر تو وہ ہوش و حواس میں تھا تو خدا کی نظر میں مجرم ہے کیونکہ اس کے بعد اس نے اپنے اوپر توبہ کا دروازہ بند کر لیا ہے۔

☆ Gambling منع ہے لیکن لاٹری کے بارے میں کیا ہدایات ہیں؟۔ حضور نے فرمایا کہ لاٹری کے بارے میں احمدی بہت محتاط ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

"ڈِٹھا بڑا اے"

آج ہم اس کالم میں اپنے قارئین کی خدمت میں مکرم **مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ**،(راولپنڈی، پاکستان) کی ایک تحریر پیش کررہے ہیں جوانہوں نے بطور خاص الفضل انٹر نیشنل کے لئے بھجوائی ہے اور جو لاکھوں احمدیوں کے جذبات کی عکاس ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں :

پنجاب کی ایک خاتون بزرگ جوماہ وسال کے بوجھ تلے ثقل سماعت کا شکار ہو کر گویا۔

سنتی نہیں ہوں بات مکرر کہے بغیر

کی مجسم تصویر بن چکی تھی۔ ٹیلی ویژن کے ایک طویل دورانیہ کے ایک پروگرام کو نہایت انہماک سے دیکھ رہی تھیں۔ سارا گھرانہ ہی اس پروگرام کو دلچسپی سے دیکھنے میں مشغول تھا اور اس کی سحر آفرینی کا طلسم رکا تو بیٹے نے گویا اپنی کیفیت اور لطف ماں کے ساتھ بانٹنے کو پوچھا "اماں کچھ سنا بھی، کچھ سمجھ آیا؟" خاتون بزرگ نے پنجابی میں جواب دیا "پتر سنیا تے نئیں پر ڈِٹھا بڑا اے" یعنی بیٹا سن تو نہیں پائی لیکن دیکھا بہت ہے۔ یہ طویل دورانیہ کا پروگرام ایم ٹی اے پر جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ تھا جس پر پنجابی کا یہ مختصر فقرہ اپنی بلاغت وابلاغ کی کیفیات کی وجہ سے ایک شاہکار معلوم ہوتا ہے۔ اس فقرے کے اندر ایک جہان معنی آباد ہے اور اپنی کیفیات کو پوری طرح سامع کے ذہن تک پہنچادیتا ہے۔ اس کی کیفیتیں اور لذتیں اور بیان تہہ در تہہ اور پہلو در پہلو ہیں۔ ماں نے گویا یہ کہا کہ بیٹا ٹیلی ویژن تو نام ہی دیکھنے اور دور درشن اور دور بصری اور دراز بینی کا ہے اور سننے سے زیادہ دیکھنا اس میں شامل ہے سو سن نہیں پائی تو کیا دیکھا تو خوب ہے۔ ایک مفہوم یہ کہ دیکھا اور جی بھر کے دیکھا۔ نظر اور منظر کے حوالے سے بہت کچھ کے الفاظ میں گویا اس خاتون بزرگ نے یہ بھی کہا۔

دیکھنے والو میرا محبوب. نظر تو دیکھو

اور محبوب نظر کے ساتھ مقصود نظر بھی شامل مضمون تھا۔ ایک پہلو ابلاغ کا اس فقرے میں یہ بھی ہے کہ دیکھا اور بہت کچھ دیکھا اور اسی بہت کچھ دیکھنے میں اس خاتون سن رسیدہ کا ماضی اور حال کا دیکھنا سمٹ آیا اور یہ مضمون بھی ادا کر گیا کہ بیٹا خوش نصیب ہوں کہ ٹیلی ویژن کی ایجاد بھی دیکھی اور مہدی کی آواز آسمان سے اترتی دیکھی۔ سارے عالم کو ہمہ تن گوش دیکھا اور یہ تقابل نظروں میں گھوم گیا۔

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمن بدنوا دو قدم دور دو تین پل جائے گی

یہ خاتون بزرگ جس کی درازی عمر کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے ایک چھوٹے سے فقرے میں کیا کیا کہہ گئیں، اس کی کیفیت، اس کا لطف بقدر ظرف اور باندازہ توفیق ہی محسوس ہو سکتا ہے۔ غیروں کے لئے اس خاتون کے تبصرے میں گویا یہ پیغام ہے کہ ۔شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ گویا کہہ رہی ہیں غیروں نے کہا تم سے، غیروں سے سنا تم نے کبھی اپنی آنکھوں سے بھی دیکھو تو معلوم ہو۔ اور اپنے بیٹے سے گویا یہ کہا ہو کہ بیٹا خوب جانتے ہو، جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ صرف دیکھنے اور سننے کی چیز کب تھا۔ اس کے بارے میں تو غیروں نے بھی بارہا کہا کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ میں شمولیت ایک کیف اور تجربے سے گزرنے کا نام ہے۔ لہذا سن نہ پاؤں تو کیا "پر ڈِٹھا بڑا اے"۔ اور اس کیف میں سے اس تجربے میں سے گزر کر نہال ہو گئی ہوں۔

اس خاتون نے جو دیکھا اور جو تبصرہ کیا اس نے ہر دیکھنے والے کے مشاہدے کو گویا زندہ کر دیا ہے۔ جرمنی کے سالانہ جلسہ میں اصحاب نظر نے بہت کچھ دیکھا۔ پہلے تو جلسہ کے انتظامات اور ان کی وسعت ہی حیران کئے دیتی ہے کہ یورپ کے ماحول میں جہاں بڑے سے بڑا سیاسی اجتماع بھی اتنا بڑا نہیں ہوتا۔ اتنے بڑے اجتماع کے سامان اس چھوٹی سی جماعت نے کئے جس کے افراد اپنے ہم وطنوں کی چیرہ دستیوں سے ملک بدر ہوئے۔ جلسہ گاہ کا ایک پنڈال کھڑا کرنا ہی کوئی معمولی کام نہیں تھا جو نوجوانوں نے رضاکارانہ طور پر کر دکھایا اور زر کثیر کی بچت اخراجات میں کر دکھائی۔ مگر منظر جو سامنے تھا اس میں پیشہ وارانہ مہارت کا کوئی فقدان نظر نہیں آرہا تھا۔ رضاکاروں نے وہ کام کر دکھایا تھا جو پیشہ ور اور تربیت یافتہ کارکنوں کی کارکردگی کو مات کئے دیتا تھا۔ اور دیکھنے والوں نے انہونی کو ہوتے دیکھا اور دیکھا کہ ایسا ایک پنڈال ہی نہیں کئی پنڈال بنائے گئے۔ جلسہ کے لئے الگ، رہائش کے لئے الگ، طعام کے لئے الگ اور عرب جلسہ کے لئے الگ، بوزنین اور البانین جلسہ کے لئے الگ الگ جلسہ گاہیں بنائی گئیں۔ دیکھنے والوں نے ان جلسہ گاہوں میں موجود افراد کو دیکھا، ان کی تعداد بھی دیکھی اور ٹیلی ویژن کے کیمرے نے ان بھرے ہوئے جلسہ گاہوں میں بیٹھے ہوئے سامعین کے چہرے بشرے اور ان کے جذبات اور کیفیات بھی دیکھنے والوں کو دکھائیں اور خوب دکھائیں۔

یہ بھی دیکھا کہ درجن دو درجن یا سو دو سو ہیڈ فونز کے بس کی بات نہیں رہی۔ اب مختلف زبانوں کے کثیر التعداد سامعین کے لئے الگ جلسے ایک ہی وقت میں منعقد ہوئے۔ دیکھنے والوں نے یہ بھی دیکھا کہ امام جماعت احمدیہ ایک پروگرام سے اٹھکر دوسرے پروگرام میں تشریف لے گئے۔ ہر جگہ الگ خطاب کیا۔ جس کا رواں ترجمہ کیا گیا۔ رواں ترجمہ بھی ایک دیکھنے کی چیز تھی۔ البانین زبان میں ترجمہ ایک پاکستانی ترجمان اس روانی سے کر رہا تھا کہ گویا اس کی مادری زبان ہے۔ لہجے کا اتار چڑھاؤ بتا رہا تھا کہ وہ رواں ترجمہ کے ساتھ جذبات کی روانی بھی سامعین تک پہنچانے میں کامیاب ہے۔ ایک پاکستانی ملاں نے کہا تھا کہ ہمیں چوبیس البانین ہی دکھا دو جو احمدی ہوئے تو دیکھنے والوں نے البانیہ والوں کا ایک بھرپور جلسہ دیکھا اور البانیہ کی زبان میں جماعت احمدیہ کے کارکنوں کی استعداد بھی بچشم خود دیکھی۔ عربوں کے اجتماع میں امام جماعت احمدیہ کے خطاب کا رواں ترجمہ ایک غیر عرب احمدی مبلغ کر رہا تھا۔ زبان پر مکمل دسترس اور قدرت دیکھنے کی چیز تھی اور عرب سامعین کے چہروں پر اس خطاب کے خوشگوار اثرات بھی ٹیلی ویژن نے دکھائے۔ دیکھنے والوں نے اس وسیع جلسہ کے سامعین کا نظم و ضبط بھی دیکھا جو ایشیائی بد نظمی کے مقابلہ میں اہل مغرب کو حیران کئے دیتا ہے۔ غرضیکہ اس بزرگ خاتون نے ایک فقرے میں ساری داستان سمو دی۔

ایم ٹی اے کی بدولت ہجر کے ماروں نے اپنے غریب الوطن امام کو دیکھا۔ اس امام کے دم قدم سے روز افزوں مہمات دینیہ کی وسعتوں کا منظر دیکھا اور اس کی دعاؤں کے طفیل لحہ بہ لحہ، دم بدم، دریا بہ دریا، یم بہ یم، برکتوں اور افضال کا نزول دیکھا اور یوں دامان بصیرت وبصارت میں نظاروں کی ایک کہکشاں سمیٹ لی۔ کیا خوب کہا" **ڈِٹھا بڑا اے**"۔

جلسہ سالانہ کی تصویر کشی

ایک انبوہ تھا اُمڈا ہوا انسانوں کا
جذبہ شوق بھی دیکھا تیرے دیوانوں کا
ہر کوئی طالب دیدار تھا دیوانہ وار
شمع پہ جھوم کے آنا تیرے پروانوں کا
کتنی چاہت سے، محبت سے، بہت الفت سے
خیر مقدم ہوا کس شان سے مہمانوں کا
اک اخوت کی محبت کی فضا ایسی تھی
سجتا دربار نہ دیکھا کہیں سلطانوں کا
سب سے الفت سے گلے مل کے بہت شاد ہوئے
فرق رکھا نہ کوئی اپنوں کا بیگانوں کا
نسل اور رنگ میں رکھا نہ کوئی فرق روا
حال ایسا تو کہیں دیکھا نہ ایوانوں کا
ہر طرف نعرہ تکبیر فلک بوس ہوا
قافلہ بڑھتا گیا مدح و ثنا خوانوں کا
جس کو بھی دیکھا سمایا نہ خوشی سے پھولا
پاس رکھا میرے جاناں نے بھی ارمانوں کا
ہم پہ جب سایہ رحمت ہے خدا کا ہر آن
چل نہیں سکتا کوئی وار بھی شیطانوں کا
ہر قدم اس کے توکل پہ بڑھے گا آگے
اس سفینے کو تو خطرہ نہیں طوفانوں کا

(عبدالحمید خلیق)

جستہ جستہ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :ایک دفعہ خاکسار تبلیغی سلسلہ میں فیروزپور شہر میں مقیم تھا کہ وہاں عیسائیوں نے ایک جلسہ منعقد کیا۔ اس جلسہ میں ملک کے مشہور پادریوں کا اجتماع ہوا۔ پادری عبدالحق صاحب جو دراصل موضع چواتیاں (متصل مدرسہ چٹھہ) ضلع گوجرانوالہ کی مسجد کا ملاں محمد حیات صاحب کے لڑکے ہیں اور ایک ناپسندیدہ فعل کے نتیجہ میں وطن چھوڑ کر چلے گئے اور عیسائی ہو کر ایک مشہور مناد بنے۔ انہوں نے اس موقعہ پر غیر احمدی علمائے اسلام کو چیلنج دیا کہ وہ ان سے قرآن کریم اور بائبل کی الہامی تعلیم کے متعلق بحث کرلیں۔ باوجود بار بار کے چیلنج کے غیر احمدی علماء کو ان کے مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ اور انہوں نے بحث سے اعراض کیا۔ آخر مجمع کے سب مسلمانوں نے اسلام کی طرف سے مقابلہ کرنے کے لئے مجھ سے خواہش کی اور مجھے بحث کے لئے اپنا نمائندہ مقرر کیا۔ لیکن پادری صاحب نے مجھ سے تبادلہ خیالات کرنے سے انکار کر دیا۔ آخر بہت حیص بیص کے بعد اور لوگوں کے مجبور کرنے پر پادری صاحب بحث کے لئے تیار ہو گئے۔ میں نے ان کی تقریر پر جو قرآن کریم کے بالمقابل انجیل کی الہامی کتاب اور الہامی تعلیم کے متعلق تھی۔ علاوہ اور باتوں کے یہ اعتراض کئے کہ اگر انجیل کی تعلیم الہامی ہے تو یہ الہامی تعلیم کس کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ تثلیث کے مجموعہ کی طرف سے یا اقنوم ثلاثہ میں سے کسی ایک فرد کی طرف سے اور یہ امتیاز کس طرح کیا جائے کہ یہ الہامی تعلیم باپ نے اتاری ہے یا بیٹے نے یا روح القدس نے یا تینوں نے یا دو نے یا ایک نے۔ پھر یہ امر کس طرح شناخت کیا جائے کہ یہ تعلیم فلاں کی طرف سے نازل ہوئی تھی۔ اور فلاں کی طرف سے نازل نہ ہوئی تھی۔

ان سوالات کو سن کر پادری عبدالحق صاحب سخت گھبرا گئے اور بجائے جواب دینے کے غیر احمدی علماء کو کہنے لگے کہ میں نے اشتہار اور منادی میں قادیانی علماء کو مخاطب نہیں کیا بلکہ مسلمان علماء کو مخاطب کیا ہے۔ اور چونکہ مسلمان علماء میرے مقابل پر نہیں آئے اس لئے وہ شکست خوردہ اور بھگوڑے ہیں اور فتح اور غلبہ مجھے نصیب ہوا ہے لہذا اب بحث کی ضرورت نہیں۔ جلسہ برخواست کیا جاتا ہے۔

ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ عیسائی، احمدیوں کے مقابل پر آنے سے گھبراتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے غیر احمدی علماء اپنے کند اور زنگ آلود دلائل کے ساتھ عیسائیوں کے مقابل پر آنے سے گریز کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعت کے پاس سیدنا حضرت مسیح محمدیؑ کے اسلحہ خانہ کے تیز و تند ہتھیار ہیں اور کسی بڑے سے بڑے عیسائی پادری کو یہ جرأت نہیں کہ وہ اس آسمانی میگزین کے ہتھیاروں کا مقابلہ کر سکے۔ اس زمانہ میں یہ باطل شکن دلائل صرف اور صرف سیدنا حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کے خدام کو عطا کئے گئے ہیں۔ اور عیسائی اور دوسرے معاندین اسلام پر ہر روز مقابلہ کے میدان میں پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب اسلام کا سورج ایک دفعہ پھر اپنی درخشاں روشنی سے اکناف عالم کو منور کرے گا۔

(حیات قدسی حصہ پنجم صفحہ ۴۰،۴۱)

اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت

خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بر موقع جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۸۶ء

قسط نمبر آٹھ

کیا مودودی صاحب سنجیدہ ہیں؟

مولانا مودودی صاحب نے فرمایا تھا کہ اگر حقیقت میں ان مسلمانوں پر غور کرو تو وہ مسلمان ہیں ہی نہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ کیا وہ اپنے اس فتویٰ میں سنجیدہ تھے؟ سنئے وہ کیا فرماتے ہیں ان لوگوں کے متعلق جو جماعت اسلامی سے الگ ہو جائیں، اسلام سے الگ ہونے والوں کے متعلق نہیں بلکہ جماعت اسلامی سے الگ ہونے والوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"......یہ وہ راستہ نہیں ہے جس میں آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹ جانا دونوں یکساں ہوں۔ نہیں، یہاں پیچھے ہٹنے کے معنی ارتداد کے ہیں"۔

(مودودی، روداد جماعت اسلامی، مرتبہ شعبہ تنظیم جماعت، لاہور مکتبہ جماعت اسلامی حصہ اول صفحہ ۸)

اگر جماعت اسلامی سے علیحدہ ہو کر کسی اور جماعت میں شامل ہو جانے کا نام ارتداد ہے تو دوسری جماعت کا نام کفر نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے۔

ملاؤں کے ارادے

ان کے ارادے کیا ہیں؟ اگر ان کا بس چلا (اور جس طرح حکومت پاکستان پر یہ قبضہ کر رہے ہیں ایک عالمی سازش کے تحت جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے) تو یہ کیا کریں گے؟؟ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء نے اس مسئلے پر غور کیا کہ اس کے نتیجے کیا نکلنے والے ہیں۔ عدالت کے جج صاحبان جسٹس منیر اور جسٹس کیانی نے لکھا کہ :
دیوبندیوں کے دارالعلوم سے مصدقہ فتویٰ (EX.D.E.13) میں اثنا عشری شیعوں کو کافر اور مرتد قرار دیا گیا ہے اور :

"شیعوں کے نزدیک تمام سنی کافر ہیں، اور اہل قرآن یعنی وہ لوگ جو حدیث کو غیر معتبر سمجھتے ہیں اور واجب التعمیل نہیں مانتے، متفقہ طور پر کافر ہیں اور یہی حال آزاد مفکرین کا ہے۔ اس تمام بحث کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ شیعہ، سنی، دیوبندی، اہل حدیث اور بریلوی لوگوں میں سے کوئی بھی مسلم نہیں۔ اور اگر مملکت کی حکومت ایسی جماعت کے ہاتھ میں ہو جو دوسری جماعت کو کافر سمجھتی ہے تو جہاں کوئی شخص ایک عقیدے کو بدل کر دوسرا اختیار کرے گا اس کو اسلامی مملکت میں لازماً موت کی سزا دی جائے گی"۔

(رپوٹ تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء، صفحہ ۲۳۶، ۲۳۷)

میں نے کہا نہ تھا کہ آج اسلام کو عالم اسلام سے خطرہ ہے۔ یہ ایک عالمی بھیانک سازش ہے جس کا سربراہ آج امریکہ کا استعمار ہے۔ جن جن حکومتوں پر امریکہ کا رعب اور تسلط ہے وہاں قتل مرتد کا عقیدہ اٹھایا جا رہا ہے اور یہ ظالم یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان ہماری طرف رخ کرنے کی بجائے ایک دوسرے کی گردنیں کاٹیں اور جانتے ہیں کہ ان کمزور حکومتوں کو جو ہماری امداد پر پلتی ہیں، جو ہم سے روٹی مانگ کر کھاتے ہیں اور ہم سے ہتھیار لیتے ہیں جرات نہیں ہو گی کہ کسی ہندو، کسی عیسائی، کسی یہودی کو قتل کریں۔ ہاں اگر ان کی بجلی گرے گی تو صرف مسلمانوں کے سر پر گرے گی۔ اگر یہ گردنیں کاٹیں گے تو صرف مسلمانوں کی کاٹیں گے۔ ہر فرقہ دوسرے فرقہ کو مرتد قرار دے گا اور ہر فرقہ جس کا زور چلے گا وہ دوسرے مرتد فرقے کو قتل کرتا چلے جائے گا۔ کہرام پڑ جائے گا عالم اسلام میں، اور ساری دنیا لعنت ڈالے گی ایسے مذہب پر اور ان لوگوں پر جن میں یہ بھیانک عقیدے چل رہے ہیں اور جو اس طرح اپنے دوسرے بھائیوں کے خون کو مباح سمجھتے ہیں اور ایک دوسرے کو قتل کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ ہے اس سازش کا خلاصہ۔

پرانا مشغلہ

اس سے پہلے یہ کھیل کھیلا جا چکا ہے۔ یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے، عملاً عالم اسلام میں اس سے پہلے جہاں جہاں بھی ملانوں کا اسلامی حکومتوں پر قبضہ ہوا ہے یا ظالم اسلامی حکومتوں نے مسلمان علماء کو استعمال کیا ہے وہاں قتل مرتد کے نام پر اتنا بھیانک کھیل کھیلا جا چکا ہے کہ اس کے تصور سے آج بھی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

عباسی بادشاہ مامون اور اس کے بعد کے زمانہ کے چند واقعات میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ نہایت راستباز، خداترس، نیک عالم مسلمان، جن کی ساری زندگی اسلام کی خدمت کرتے گزری ان میں سے بعض کو اس دور میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہی صفات کے پیش نظر خدا اور اس کے کلام میں فرق ہے اور قرآن کریم مخلوق ہے۔ اس پر متعصب محدثین و فقہاء نے اس قول کو اسلام کے خلاف قرار دیا اور اس عقیدہ کے حاملین کو مرتد ٹھہرایا۔ مسلمان بزرگوں کے خون گلیوں میں بہتے رہے، اس جرم میں کہ وہ مرتد ہو گئے ہیں اور مرتد کی سزا قتل ہے اور ارتداد کی دلیل صرف اتنی تھی کہ انہوں نے قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی تنزیہی صفات کے پیش نظر مخلوق قرار دیا۔

یہ اتنا بھیانک ظالمانہ دور ہے مگر یہ صرف ایک دور نہیں بلکہ کثرت سے ایسے واقعات نہایت ظالمانہ طور پر اسلامی حکومتوں کے چہرے پر ایک ایسا کلنک کا ٹیکہ لگاتے ہیں کہ جسے دیکھ کر آج بھی آزاد دنیا اسلام اور اسلام کے ماننے والوں سے نفرت اور حقارت کرتی ہے اور اسلام کو ایک جاہلانہ تاریک ماضیوں کا مذہب قرار دیتی ہے۔ آج یہ علماء اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کر رہے۔ کوئی شرم ان کو نہیں آتی۔ زبردستی قرآن اور سنت کے خلاف عقیدے اسلام کی طرف منسوب کرتے چلے جاتے ہیں اور اسلام کی تاریخ کو خون آلود کرتے چلے جاتے ہیں۔

نظریہ خلق قرآن کی ابتداء

خلق قرآن کا نظریہ سب سے پہلے جعد بن درھم نے پیش کیا۔ یہ شخص اموی بادشاہ مروان کا استاد تھا۔ اسے گورنر عراق خالد بن عبداللہ القسری نے کوفہ میں عیدالاضحیٰ کے روز ۱۱۸ ہجری میں یہ عقیدہ رکھنے کی وجہ سے قتل کر ڈالا۔

اس نظریہ کا دوسرا حامی الجہم بن صفوان تھا جسے ۱۲۸ ہجری میں بنی امیہ کے ایک جرنیل نصر نے مار ڈالا۔

عباسی دور حکومت میں ہارون الرشید کے زمانہ میں بشر بن غیاث نے اس نظریہ کا اظہار کیا اور جب ہارون کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے قسم کھائی کہ اگر یہ شخص میرے قابو آ گیا تو میں اسے تہہ تیغ کر ڈالوں گا۔ جس پر بشر، ہارون کی ساری زندگی میں روپوش رہا۔

مگر عجیب بات ہے کہ قرآن کو مخلوق قرار دینے والے مسلم علماء کو قتل کی دھمکی دینے والے ہارون کا اپنا بیٹا مامون الرشید باپ کے مرنے کے بعد خلق قرآن کا قائل ہو گیا اور نہ صرف قائل ہوا بلکہ ۲۰۶ ہجری سے لے کر ۲۱۸ ہجری یعنی اپنی موت تک علماء کو ڈرا دھمکا کر اور سزائیں دے کر اس نظریہ کا قائل کرنے کی کوشش میں لگا رہا۔ حتیٰ کہ ۲۱۸ ہجری میں بستر مرگ پر اس نے وصیت کی کہ علماء کو اس وقت تک نہ چھوڑا جائے جب تک وہ خلق قرآن کے قائل نہ ہو جائیں۔ غرض ساری زندگی اس کا مشغلہ علماء کو سزائیں دینا اور ان کی تکفیر کرنا رہا۔ اس کے حکم پر گورنر بغداد نے ۲۵ سے زائد بڑے بڑے علماء، فقہاء اور محدثین کو زبردستی خلق قرآن کا قائل کرنے کو کہا۔ ان میں اکثر تو ڈر کر مان گئے۔

امام احمد بن حنبلؒ پر مظالم

حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور محمد بن نوح ثابت قدم رہے۔ گورنر نے دونوں کو مامون کے پاس سلطنت کے شمال میں طرقوس کے مقام پر پابجولاں روانہ کیا۔ مگر راستہ میں مامون کی وفات کی خبر ملی تو آپ دونوں کو واپس بغداد لایا گیا۔ راستہ میں قید ہی کی حالت میں محمد بن نوح بیمار ہو کر وفات پا گئے۔

بغداد میں حضرت امام احمد بن حنبلؒ کو معتصم کے دربار میں پابہ زنجیر پیش کیا گیا۔ آپ کو انکار خلق قرآن پر مصر پا کر اس نے کال کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ کئی روز تک علماء کے ساتھ آپکا مناظرہ کرواتا رہا۔ علماء بادشاہ کو کہتے کہ یہ شخص ضال، مضل اور بدعتی ہے، اسے قتل کر ڈالو اور پرواہ نہ کرو، اس کا خون ہماری گردن پر ہے۔ کئی بار بادشاہ معتصم نے آپ کو علیحدہ کر کے کہا کہ دیکھو! تم مجھے اپنے بیٹے کی طرح عزیز ہو، مان جاؤ تا تمہیں جان بخشی ہو جائے۔ مگر آپ نہ مانتے تھے۔ جس پر وہ کئی کئی جلادوں کو بلا کر آپ کے ننگے جسم پر زور سے کوڑے مرواتا، حتیٰ کہ رمضان میں روزہ کی حالت میں کوڑے مارے جاتے۔ کوڑوں کی شدید ضربوں سے خون بہہ جاتا، آپ بیہوش ہو جاتے۔ آپ کے جسم پر ہزار سے زائد کوڑوں کے نشان پڑے ہوئے تھے جن میں بعض چہرے پر بھی تھے۔ کوڑوں کے یہ نشان مرتے وقت بھی آپ کی پیٹھ پر رہے۔ اسی طرح وہ آپ پر بھاری سلیں رکھواتا، روندواتا، آپ کا بازو کھینچ کر نکلوایا گیا جس کی تکلیف مرتے دم تک آپکو رہی۔ آخر ۲۸ ماہ تک قید خانہ میں بیڑیوں میں جکڑے رکھنے اور کوڑے مروانے اور کئی دیگر سزاؤں کے بعد معتصم نے آپ کو چھوڑ دیا۔ مگر زخموں سے آپ کا یہ حال تھا کہ آپ ہاتھ پاؤں بھی نہ ہلا سکتے تھے۔ کئی ماہ تک کوڑوں سے لگنے والے زخموں کا علاج کیا گیا مگر مرتے دم تک آپ ان کی تکلیف سے نالاں رہے۔

معتصم کے بعد اگلے بادشاہ واثق نے آپ کو جسمانی ایذاء تو نہ دی مگر آپ کو شہر بدر کر دیا اور درس و تدریس سے آپ کو منع کر دیا۔

دوسرے مظلوم علماء

تاہم واثق نے دیگر علماء کو تختۂ مشق بنائے رکھا۔ اس نے اپنی تلوار سے اپنے ہاتھوں سے اس زمانہ کے بہت بڑے عالم احمد بن نصر الخزاعی کو ۲۳۱ ہجری میں شہید کر ڈالا۔ قصور محض یہی تھا کہ وہ خلق قرآن کا قائل نہ تھا۔

یہ فتنہ عراق سے نکل کر خراسان، حجاز اور مصر تک پھیل گیا تھا۔ چنانچہ نہایت اعلیٰ پائے کے فقہاء محدثین کو قید کر کے بغداد لایا جاتا حتیٰ کہ بغداد اور سامرا کی جیلیں بزرگ علماء سے بھر گئیں۔ آخر ۲۳۲ ہجری میں واثق کے مرنے پر اس فتنہ سے مسلم دنیا کو چھٹکارا نصیب ہوا۔

مامون، معتصم اور واثق کے دور میں شہادت پانے والے چند علماء کے نام یہ ہیں۔ ان میں سے بعض تو قید میں ہی راہی ملک عدم ہوئے اور بعض کو تلوار سے مار ڈالا گیا :
محمد بن نوح، نعیم بن حماد، یوسف بن یحیٰ المصری، محمد بن ابراہیم الاسکندری، احمد بن الخزاعی اور محمد بن عبداللہ بن الحکم۔

(ڈاکٹر مصطفی الشکعة الائمة الاربعة۔ دار الکتاب الکبنائی والمصری۔ بیروت والقاهرة۔ طبع اول فصل پنجم۔ فتنہ خلق قرآن صفحہ ۷۹۷ تا ۸۲۸)

انتباہ

لیکن ملاں کے منہ کو جو خون لگ چکا ہے یہ خون اس منہ سے اب اترنے والا نہیں ہے۔ آج بھی اگر عالم اسلام کو ہوش نہ آئی اور ملاں کی بالادستی کو رد کر کے ردی کی ٹوکری میں نہ پھینکا گیا اور اسے مجبور نہ کیا گیا کہ تم دینی معاملات کو سیاست سے الگ رکھو، دین اسلام پر ظلم سے باز آجاؤ، صرف تقویٰ کی تعلیم دو، اگر ایسا نہ کیا گیا تو وہ ماضی کی بھیانک تاریخ پھر دہرائی جائے گی۔ اور اس کے پیچھے بڑی بڑی حکومتیں ہیں جو چاہتی ہیں کہ ایسا ہو۔ وہ چاہتی ہیں کہ مسلمان، مسلمان کی چھری سے ہلاک ہو اور اسلام، عالم اسلام کی چھری سے ہلاک ہو۔

ایک اہم اقتباس

تحقیقاتی عدالت کا ایک اور اقتباس پیش کر کے پھر میں اس مضمون کے آخری حصے کی طرف آتا ہوں۔ تحقیقاتی عدالت لکھتی ہے کہ عدالت تسلیم کرتی ہے کہ :

"اسلامی مملکت میں ارتداد کی سزا موت ہے۔ اس پر علماء عملاً متفق الرائے ہیں"۔

یعنی وہاں اس وقت عدالت میں جو علماء پیش ہوئے تھے وہ متفق الرائے تھے۔ ان علماء کی عدالت بات کر رہی ہے مگر وہ علماء جن کے تھوڑی دیر قبل میں نے نام پڑھے ہیں انہوں نے ہرگز کسی عدالت کے ساتھ قتل مرتد کے حق میں بیان نہیں دیا۔ مثلاً اہل قرآن کے رہنما غلام احمد پرویز ہیں۔ اس زمانہ میں بھی اور اس سے پہلے بھی اس نظریہ کے خلاف وہ جہاد کر چکے ہیں، کتابیں لکھ چکے ہیں۔ مولانا مودودی سے اس معاملے میں بڑی دلچسپ ٹکریں لے چکے ہیں۔ اس لئے عدالت کی ہرگز یہ مراد نہیں کہ سارے علماء اس نظریہ پر متفق تھے بلکہ صرف وہ جو عدالت میں ان کے سامنے پیش ہوئے تھے عدالت لکھتی ہے:

"اگر مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری یا مرزا رضا احمد خان بریلوی (مراد احمد رضا خان صاحب بریلوی ہیں۔ ناقل) یا ان بے شمار علماء میں سے کوئی صاحب (جو فتوے (EX.D.E·14) کے خوبصورت درخت کے ہر پتے پر مرقوم دکھائے گئے ہیں) ایسی اسلامی مملکت کے رئیس بن جائیں تو یہی انجام (یعنی موت۔ ناقل) دیوبندیوں اور وہابیوں کا ہوگا جن میں مولانا محمد شفیع دیوبندی ممبر بورڈ تعلیمات اسلامی ملحقہ دستور ساز اسمبلی پاکستان اور مولانا داؤد غزنوی بھی شامل ہیں۔ اور اگر مولانا شفیع دیوبندی رئیس مملکت مقرر ہو جائیں تو وہ ان لوگوں کو جنہوں نے دیوبندیوں کو کافر قرار دیا ہے، دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں گے اور اگر وہ لوگ مرتد کی تعریف میں آئیں گے یعنی انہوں نے اپنے مذہبی عقائد ورثے میں حاصل نہ کئے ہونگے بلکہ خود اپنا عقیدہ بدل لیا ہوگا تو مفتی صاحب ان کو موت کی سزا دیں گے"۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۶۳)

مودودی کا تشدد

مولوی مودودی صاحب کا ایک اور دلچسپ حوالہ ہے جس میں وہ اس بات سے اختلاف رکھتے ہیں کہ سارے پیدائشی مسلمان مسلمان ہی شمار ہونگے۔ ان کے نزدیک مسلمانوں کے گھر پیدا ہونے والے بھی فی الحقیقت مرتد ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اسلامی حکومت میں ان سب کو بطور مسلمان قبول نہیں کریں گے بلکہ ایک سال کا نوٹس دیں گے کہ عملاً تو تم مرتد ہو ہی چکے ہو، اسلئے اب ہم تمہیں کھلی چھٹی دیتے ہیں کہ ایک سال کے اندر اندر خود اپنے منہ سے اسلام کی صداقت کا انکار کرو اور کہو کہ اسلام جھوٹا مذہب ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ہم تمہیں معاف کر دیں گے اور جان بخشی کر دیں گے۔ (بس ایک حسرت رہ گئی ہے کہ مسلمانوں سے اسلام کو جھوٹا سن لیں) اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو ہم تمہیں متنبہ کرتے ہیں کہ ایک سال گزرنے کے بعد اگر تمہاری یہی حالت رہی یعنی جسے ہم ارتداد سمجھتے ہیں، تو ہم قتل و غارت کریں گے، اور تم سب کی جڑیں اکھاڑ پھینکیں گے اور بصورت دیگر جبراً تم سے اس اسلام پر عمل کرائیں گے جسے ہم اسلام سمجھتے ہیں.........۔

وہ لکھتے ہیں:

"جس علاقہ میں اسلامی انقلاب رونما ہو وہاں کی مسلمان آبادی کو نوٹس دیا جائے کہ جو لوگ اسلام سے اعتقاداً و عملاً منحرف ہو چکے ہیں اور منحرف ہی رہنا چاہتے ہیں وہ تاریخ اعلان سے ایک سال کے اندر اندر اپنے غیر مسلم ہونے کا باقاعدہ اظہار کر کے ہمارے نظام اجتماعی سے باہر نکل جائیں۔ اس مدت کے بعد ان سب لوگوں کو جو مسلمانوں کی نسل سے پیدا ہوئے ہیں مسلمان سمجھا جائے گا۔ تمام قوانین اسلامی ان پر نافذ کئے جائیں گے۔ فرائض و واجبات دینی کے التزام پر انہیں مجبور کیا جائے گا اور پھر جو کوئی دائرہ اسلام سے باہر قدم رکھے گا اسے قتل کر دیا جائے گا"

(ارتداد کی سزا اسلامی قوانین میں، صفحہ ۸۰)

اس جگہ کوئی مودودی صاحب کے ان الفاظ سے دھوکہ نہ کھائے کہ "ان سب لوگوں کو جو مسلمان کی نسل سے پیدا ہوئے ہیں مسلمان سمجھا جائے گا" کیونکہ مودودی صاحب اس سے پہلے پڑھے جانے والے ایک حوالہ میں فتویٰ دے چکے ہیں کہ ان مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ان میں ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے بھی حقیقی مسلمان نہیں۔ گویا اس کا معنی یہ ہوا کہ یہ مسلمان پیدائشی کافر ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر بچہ فطرت صحیحہ یعنی اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ ہیں علماء کے ارادے اور یہ ہے ان علماء کے اسلام کا تصور اور یہ ہے ان کے نزدیک آزادیٔ ضمیر کا تصور۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

☆☆......☆......☆☆

واقفین نو کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات

☆ واقفین نو بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنی بہت ضروری ہے۔

☆ واقفین نو کو نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا بہت ضروری ہے۔

☆ واقفین نو کو اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا، ناصرات سے وابستہ کرنا، خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

☆ واقفین نو کے لئے بہت ضروری ہے کہ نظام کا احترام سکھایا جائے۔

☆ واقفین نو بچوں کو وفا سکھائیں۔ وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔

☆ واقفین نو کی بدنی صحت کا بھی خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔

☆ تمام واقفین نے اپنے خاندان کی سچی کہانیاں، سچے واقعات یاد رکھیں کہ ان کا خاندان کب احمدی ہوا؟ کیا کیا قربانیاں دیں؟، کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں؟ پھر اللہ نے ان پر کیا فضل نازل فرمائے۔

(وکالت وقف نو)

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

مریخ کا سفر

مریخ ایک سرخ رنگ کا سیارہ ہے جو ہماری زمین کی طرح نظام شمسی کا حصہ ہے۔ انسان کو چاند کے بعد سب سے زیادہ شوق مریخ پر جانے کا تھا۔ چاند تک اس کے قدم پہنچ چکے ہیں۔ اب مریخ کی باری ہے۔ چنانچہ اپنے جانے سے پہلے اپنی گاڑی وہاں پہنچا دی ہے۔ اپنا پروگرام ۲۰۱۰ء میں وہاں جانے کا ہے لیکن یہ معرکہ ناسا (National Aeronautics and Space Agency) کی کیلیفورنیا میں واقع Jet Propulsion Laboratory نے سر کیا ہے۔ ان کی ذہانت اور عزم قابل داد ہیں۔ لگتا ہے واقعی عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں۔

جو خلائی جہاز ناسا نے مریخ کی طرف بھیجا تھا اس کا نام Pathfinder Space Craft ہے۔ جہاز پر چھ پہیوں والی گاڑی Sojourner بھی بھیجی گئی تھی جس پر کئی قسم کے آلات نصب تھے۔ خلائی جہاز نے پیراشوٹ کے ذریعہ گاڑی مریخ پر اتار دی اور اب مریخ کے ارد گرد چکر لگا رہا ہے۔

زمین سے مریخ کا فاصلہ کوئی ۴۹۵،۰۰۰،۰۰۰ کلومیٹر (یعنی ۴۹۵ ملین کلومیٹر) ہے۔ جہاز تقریباً ایک لاکھ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار کرتا ہوا کوئی چھ سات ماہ میں مریخ پر پہنچا۔ جب وہ مریخ کے قریب پہنچا تو اس کی رفتار کم ہو کر ۲۶،۵۶۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کر دی گئی تھی۔ پیراشوٹ گول شکل کا ایک بہت بڑا گیند تھا جو مریخ پر ایسے گرا جیسے گیند کو زمین پر مار کر اچھالا جاتا ہے۔ جب وہ کھلا تو اس کے اندر سے گاڑی مع آلات کے برآمد ہوئی۔ خود انسان کے لئے مریخ کا سفر اس کے صبر و استقلال اور ہمت و حوصلہ کا سخت کڑا امتحان ہوگا۔ زمین سے مریخ تک پہنچنے میں کوئی چھ ماہ لگیں گے۔ واپسی پر پھر چھ ماہ لگیں گے اور ۶۰۰ دن مریخ پر ٹھہر کر تجربات کرنے ہونگے۔ اس طرح خلابازوں کو کوئی اڑہائی تین سال اس سفر میں لگیں گے۔

مریخ کا موسم شدید سرد ہے۔ دن کو درجہ حرارت منفی ۱۲ درجے سنٹی گریڈ اور رات کو منفی ۷۶ درجے ہو جاتا ہے۔ ہوا کا دباؤ زمین کے مقابلہ میں ۱۵۰ گنا کم ہے یعنی صرف ۷۵ء۶ ملی بار، جبکہ زمین پر اوسط دباؤ ۲۵ء۱۰۱۳ ملی بار ہوتا ہے۔ اندازہ ہے کہ کوئی چار ارب (بلین) سال پہلے مریخ پر پانی بافراط موجود تھا۔ پھر کوئی ایک تا تین بلین سال پہلے ایک تباہ کن سیلاب آیا جس نے پتھروں کو خوب دھو ڈالا اور کہیں کہیں انہیں جمع بھی کر دیا البتہ بعد میں کچھ ایسے حالات پیدا ہوئے کہ پانی مریخ سے ختم ہو گیا۔ اب وہاں کوئی پانی نہیں ہے۔ اور جہاں پانی نہ ہو وہاں زندگی کیسے ہو سکتی ہے۔ اب تو وہاں کے موسمی حالات اتنے سخت ہیں کہ جراثیم تک کا بھی زندہ رہنا مشکل ہے سوائے اس کے کہ کسی پناہ گاہ میں چھپ کر بیٹھے ہوں۔ مریخ پر اس کی زندگی کے ابتدائی ایام میں پتھروں کی شدید بارش ہوتی رہی ہے۔ اب بھی اس پر شہاب ثاقب گرتے رہتے ہیں۔ چٹانیں اس قسم کی ہیں جو آتش فشاں پہاڑوں میں سے لاوا اگلنے پر پیدا ہوتی ہیں (Igneous)۔ زمین پر اب تک بارہ عدد شہاب ثاقب گرے ہوئے دریافت ہوئے ہیں جو مریخ سے آئے تھے۔

چونکہ مریخ پر پتھر اسی ساخت کے ہیں لہٰذا یہ بات تقریباً طے شدہ ہے کہ وہ مریخ سے ہی آئے تھے۔ مریخ کی سطح پر ۲۹ تا ۴۰ کلومیٹر تک گرد چھائی رہتی ہے۔

ناسا کے مشن کے دو مقاصد تھے ایک تو اپنی ٹیکنالوجی کو ٹیسٹ کرنا اور دوسرے مریخ اور زمین وغیرہ کی تخلیق کے ابتدائی حالات کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا۔ پہلا مقصد تو پورا ہو گیا ہے اور دوسرے کے بارہ میں صحیح فیصلہ کچھ عرصہ بعد ہوگا کیونکہ ابھی معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔

جہاں تک آسٹریلیا کے سائنس دانوں کا تعلق ہے وہ حسرت اور رشک سے ناسا والوں کو دیکھ رہے ہیں اور کہتے ہیں کاش ہمارے پاس بھی اتنے ذرائع ہوتے تو پھر دیکھتے کہ ہم کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ پروفیسر پال ڈیویز نے کہا ہے کہ آسٹریلیا کے پاس زمین کی ابتدائی حالت کے متعلق تحقیق کے لئے بیش قیمت خزانہ موجود ہے۔ ہمارے پاس دنیا کے قدیم ترین آثار متحجرہ (Fossils) ہیں۔ سیارچوں (As-teroids) کے گرنے سے جو گڑھے (Craters) پڑے تھے وہ اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہیں نیز تحقیق کے لئے دنیا کا قدیم ترین Hydrothermal نظام بھی ہے۔ اگر ان پر تحقیق کی جاتی تو مریخ کے مقابلہ میں بہت زیادہ معلومات حاصل ہو سکتی تھیں۔ دوسرے لفظوں میں پروفیسر صاحب شاید یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ناسا والے جائیں مریخ پر ہمارے لئے آسٹریلیا ہی مریخ ہے۔

☆......☆......☆

ستارے بوڑھے سہی پر اتنے بھی نہیں

آسمان پر لٹکائی ہوئی دوربین ہبل ٹیلی سکوپ (Hubble Telescope) نے جو اطلاعات فراہم کی ہیں ان کے مطابق ہماری کائنات بشمول وقت، خلا، روشنی اور مادہ (Time, Space, Light, Matter) کی عمر کوئی اٹھارہ ارب سال (18 Billion Years) بنتی ہے لیکن گارڈین کی خبر کے مطابق کیلیفورنیا کی انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے ماہر فلکیات ڈاکٹر رائیڈ (Dr. Neill Ried) کو اس سے اختلاف ہے۔ انہوں نے اپنے طور پر ایک سیٹلائٹ (Hipparcos) کے ذریعہ اطلاعات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ہماری کائنات کی عمر کوئی تیرہ ارب سال بنتی ہے۔ وہ کہتے ہیں دوسرے سائنس دانوں کے اندازے دس پندرہ فیصد زیادہ ہیں۔ اور ان کو حساب میں غلطی لگی ہے۔

چلو اچھا ہوا ہماری کائنات آخر اتنی بوڑھی بھی نہیں جتنی خیال کی جاتی ہے۔ ویسے یہ بات کچھ ایسی ہی ہے کہ کہتے ہیں ایک شخص جس کی بلاخوری بہت مشہور تھی ایک دفعہ اس کے کسی میزبان نے اس کے آگے اکٹھی بیس روٹیاں کھانے کے لئے رکھ دیں۔ اس شخص نے اوپر سے ایک روٹی اٹھا کر واپس کرتے ہوئے کہا یہ لے جائیں میں پیٹو ہی سہی پر اتنا بھی نہیں ہوں۔

خطبہ جمعہ

اگر آپ توحید پر قائم ہو جائیں اور توحید کی طرف بنی نوع انسان کو بلائیں تو یہ ایک ہی راہ ہے جس سے مرتی ہوئی دنیا پھر سے زندہ ہو سکتی ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۵ر جولائی ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۵ر وفا ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

اما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم–

الحمدلله رب العلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

الحمد للہ، کہ آج ہمارا یو کے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور اس جلسے کو رفتہ رفتہ ایک عالمی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ ایک مرکزیت عطا ہو گئی ہے جس کے نتیجے میں لوگ اسی طرح ذوق شوق سے شامل ہونے کے لئے آتے ہیں جیسے کبھی پاکستان کے سالانہ جلسہ میں شامل ہوا کرتے تھے۔ تعداد کے لحاظ سے یہ درست ہے کہ اس کی نسبت بہت کم تعداد ہے مگر نمائندگی کے لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ گزشتہ جلسوں سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ لیکن یہ آج کا جلسہ جو شروع ہو رہا ہے یہ تمام جلسوں میں ایک فوقیت رکھتا ہے اور ایک ایسا استثنائی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے جو باقی پہلے نہ یہاں کے جلسوں کو نصیب ہوا اور نہ اور جگہوں کے جلسوں کو کبھی اس کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا مجھے بھی پہلے کچھ دنوں تک علم نہیں تھا اور میں حسب دستور جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے وہ تقاریر جو گزشتہ جلسوں میں ہوتی رہیں انہیں کے تسلسل میں آگے مضمون کو بڑھاتا رہا لیکن مجھے کچھ عرصہ پہلے ایک احمدی دوست نے مطلع کیا کہ جلسہ ۱۹۹۷ء عام جلسہ نہیں ہے بلکہ مختلف ایک الگ چیز ہے کیونکہ ۱۸۹۷ء میں یہی جلسہ جو قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منعقد فرمایا اس کی الگ ایک نرالی شان تھی جو نہ پہلے کسی جلسے کو نصیب ہوئی اور نہ بعد میں کسی کو نصیب ہوئی۔ اور جو مضامین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چنے وہ بھی ایسے مضامین تھے جن کے متعلق مجھے بتایا گیا کہ اس سے پہلے میں مسلسل اس سال اپنے خطبات میں ان مضامین کو موضوع بنا چکا ہوں۔ تو یہ ایک اتفاق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اشارہ تھا جس سے معلوم ہوا کہ ہمارا اس دفعہ کا جلسہ ۱۸۹۷ء کے جلسے سے کئی طرح کی مشابہت رکھے گا۔ اور یہ سال بھی ایک خصوصی سال ہے۔ جب اس طرف توجہ ہوئی تو میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات جو ۱۸۹۷ء میں ہوئے تھے ان کو نکلوایا اور وہ الہامات کا سلسلہ اپنی ذات میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری ہے۔ چنانچہ بہت سے ایسے امور ہیں جو اس جلسے سے خاص تعلق رکھتے ہیں جن کو انشاء اللہ تعالیٰ اختتامی اجلاس میں پیش کیا جائے گا اور پھر آئندہ آنے والے اجلاس میں یا جتنے بھی اجلاس ہونگے ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۱۸۹۷ء میں ہونے والے جلسے کی نقل ہی پیش کی جائے گی۔ اور بہت سے ایسے مضامین ہیں جو طے شدہ ہیں۔ حضرت اقدس کے اپنے الفاظ میں بیان شدہ ہیں۔ مجھے وہ صرف آپ کے سامنے پڑھ کر سنانے ہیں اور آپ کو اپنی یادداشت کے حوالے سے یہ دیکھنا ہوگا کہ بعینہ یہی باتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۷ء کے جلسے کے لئے چنی تھیں وہ اس سال میں احباب کی خدمت میں پیش کرتا رہا ہوں۔ مگر بہتر الفاظ میں اور خدا تعالیٰ کی تائید سے بھرپور الفاظ میں میں انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ آج کے خطبے کے لئے میں نے صرف الہامات کو موضوع سخن بنایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو الہامات اس سال یعنی ۱۸۹۷ء میں ہوئے جو اب ۱۹۹۷ء بن چکا ہے یعنی پورے سو سال کے بعد جو ۹۷ کا سال ظہور پذیر ہو رہا ہے اس سال میں ایک سو سال پہلے یعنی ۹۷ کے سال میں ایک سو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو الہامات ہوئے وہ اپنی ذات میں ایک عجیب شان رکھتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے لئے آئندہ بہت بڑی خوشخبریاں لے کر آئے ہیں۔

۳ر جنوری ۱۹۹۷ء:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی کہ چند روز ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مبشر الہام ہوا ”انی مع الافواج اتیك بغتة“ یعنی میں فوجوں کے ساتھ ناگاہ تیرے پاس آنے والا ہوں۔ یہ کسی عظیم الشان نشان کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے“۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کے نام جو خطوط لکھے ان میں ۳ر جنوری کے خط میں اس کا ذکر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مکتوب میں جو مارچ ۱۸۹۷ء کے بعد کا ہے، لکھا ہے ”اس جگہ ہندوؤں کے ہر روزہ مقابلہ سے نہایت کم فرصتی رہتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کوئی نشان دکھانے والا ہے“ یہ جو ہندوؤں کا ذکر خصوصیت سے کر کے اور یہ فرمایا گیا کہ خدا تعالیٰ کوئی نشان دکھانے والا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عظیم الشان پیشگوئی پوری ہونے والی تھی جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو احساس سا تھا اور واقعۃً پھر وہ کیسے ہوئی میں یہ آج انشاء اللہ آج کی افتتاحی تقریر میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

۱۲ر مارچ ۱۸۹۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا ”میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور سے رجوع ہوگا“ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۸۹۷ء کے مقابل پر یہ جو ۱۹۹۷ء ہے اسی سال ہندوستان میں غیر معمولی تبلیغی تحریکات چل پڑی ہیں اور کثرت سے ہندو حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ ہم امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ سو سال پہلے پیشگوئی کی گئی تھی بڑے زور سے آگے بڑھے گا۔ فرمایا ۱۵ر مارچ کو اس تحریر کے وقت جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں قلم تھا اور آپ کچھ لکھ رہے تھے اس تحریر کے وقت بھی ایک الہام ہوا ہے اور وہ یہ ہے ”سلامت بر تو اے مرد سلامت“ (سراج منیر صفحہ ۲۹ حاشیہ روحانی خزائن جلد ۱۵)۔ یعنی اے سلامتی بخش شخص تیرے لئے سلامتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے اس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلا کی ذات کو کچھ خطرات درپیش تھے جن کے متعلق پہلے سے ہی اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دے دی کہ تیرے مقدر میں سلامتی ہے اور کسی قسم کے فکر کی ضرورت نہیں۔

پھر ۹ر جون ۱۸۹۷ء کے خط میں آپ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ نہایت توجہ سے اس سلسلے کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ یہ الہام کہ ”انی مع الافواج اتیك بغتة“ صاف دلالت کر رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی اور نشان ظہور میں آنے والا ہے۔ یہ جو اور نشان ہے یہ تحریر ۹ر جون کی ہے جس سے پہلے لیکھرام کا نشان اپنی بڑی شان و شوکت کے ساتھ پورا ہو چکا تھا۔ پس ۹ر جون کے بعد پھر آپ کا یہ فرمانا کہ ایک اور نشان بڑی شان کے ساتھ پورا ہونے والا ہے اور اس کو ”انی مع الافواج اتیك بغتة“ کے ساتھ منسلک کرنا۔ یہ بھی جماعت احمدیہ کے لئے ایک بہت عظیم خوشخبری ہے جو انشاء اللہ جلد پوری ہوگی۔

پھر ۲۹ر جولائی (۱۸۹۷ء) کو آپ نے فرمایا: ”ان الذی فرض علیك القران لرآدك الیٰ معاد. انی مع الافواج اتیك بغتة. یاتیك نصرتی انی انا الرحمان ذو المجد والعلیٰ“ (تذکرہ ایڈیشن اول مطبوعہ ۱۹۳۵ء تریاق القلوب)۔ حضور علیہ السلام خود اس کا ترجمہ کرتے ہیں: یعنی وہ خدا جس نے تیرے پر قرآن فرض کیا پھر تجھے واپس لائے گا۔ یعنی انجام بخیر و عافیت ہوگا۔ میں اپنی فوجوں کے سمیت (جو ملائکہ ہیں) ایک ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤنگا۔ میں رحمت کرنے والا ہوں۔ میں ہی ہوں جو بزرگی اور بلندی سے مخصوص ہے یعنی میرا ہی بول بالا رہے گا۔

پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا کہ مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلت اور اہانت اور ملامت خلق اور پھر اخیر حکم ابراء یعنی بے قصور ٹھہرانا (اور پھر اخیر حکم یہ بریکٹ میں ہے کہ آخری حکم جو خدا کی طرف سے نازل ہوا وہ ہے ابراء۔ کسی کو بے قصور ٹھہرانا)۔ یہ مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس

کی ذلت اور اہانت اور ملامت خلق اس میں جو مخالفوں کی پھوٹ ہے یہ خاص طور پر آپ کے پیش نظر رہنا چاہئے کیونکہ اس سال کا یہ بھی ایک موضوع ہے کہ جماعت احمدیہ کے مخالفین میں خدا تعالیٰ کی طرف سے پھوٹ ڈالی جائے گی اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہونگے اور تتر بتر ہو جائیں گے۔

پھر ساتھ اس کے یہ الہام ہوا کہ 'بلجت آیاتی' کہ میرے نشان روشن ہونگے اور ان کے ثبوت زیادہ سے زیادہ ظاہر ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس مقدمے میں جو ستمبر ۱۸۹۳ء میں عدالت آر ریمنڈ میں عبدالحمید ملزم نے دوبارہ اقرار کیا کہ میرا پہلا بیان جھوٹا تھا۔

پھر ۲۹/جولائی (۱۸۹۷ء) کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک اور الہام ہوا: "لواء فتح" یعنی فتح کا جھنڈا۔

۱۴/جنوری ۱۸۹۷ء کو ایک اور الہام ہوا "میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنے سے خون ہوتا جاتا ہے۔......... میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہونگے"۔

یہ اس سال کا مزاج ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سال کے آغاز میں مطلع فرمایا گیا۔

یہ سال توحید کا سال ہے اور توحید اپنی ہر شان سے ظاہر وباہر ہو گی اور نمایاں ہو کر دنیا کے سامنے چمکے گی۔ فرمایا آخر توحید کی فتح ہے غیر معبود ہلاک ہونگے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسٰی اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ اب اس نے چاہا کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھاوے۔ اب دونوں مریں گے۔ کوئی ان کو بچا نہیں سکتا اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہو گی اور نیا آسمان ہو گا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہو گا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ نہ وہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہو گا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت بہت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی"۔

علامات کے درمیان میں نے جو یہ توحید کا ذکر کیا ہے اس میں بعض ایسے الفاظ ہیں جن کو سمجھانے کی ضرورت ہے جن کی تشریح کی ضرورت ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا میرے نزدیک یہ جماعت احمدیہ کے لئے اب ایک ہی مضمون باقی ہے وہ توحید کا مضمون ہے۔ باقی جتنی بھی باتیں ہیں وہ توحید ہی کے گرد گھومتی ہیں اور توحید سے متعلق میں آپ کو مطلع کر رہا ہوں اور کافی عرصے سے مطلع کر رہا ہوں کہ

اگر آپ توحید پر قائم ہو جائیں اور توحید کی طرف بنی نوع انسان کو بلائیں تو یہ ایک ہی راہ ہے جس سے مرتی ہوئی دنیا پھر سے زندہ ہو سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تحریر میں جھوٹے خداؤں اور جھوٹے معبودوں کا ذکر کیا ہے اور یہ وہ فقرے ہیں جو تشریح طلب ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ کے متعلق جھوٹ کا لفظ منسوب کر ہی نہیں سکتے تھے کیونکہ آپ تو خود عیسیٰ کے مثیل ہیں۔ اس لئے نعوذ باللہ یہ مطلب لینا کہ گویا وہ عیسیٰ جو جھوٹا تھا نعوذ باللہ دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ یہ وہ دشمن جو عیسائی بھی ہیں اور مسلمان معاندین بھی ہیں وہ ان عبارتوں سے غلط استفادہ کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ اچھا مسیح ہے جس نے پہلے مسیح کو جھوٹا قرار دیا جس نے پہلے مسیح کی ماں کو جھوٹا قرار دیا اور اب خود مسیح بنتا ہے اور اسی مسیح کی ہم شکل اور شبیہہ ہونے میں فخر کرتا ہے۔ اور جہاں تک مسلمان معاندین کا تعلق ہے انہوں نے اس عبارت کو بہت اچھالا ہے اور یہاں تک کہا کہ دیکھو اب اپنے منہ سے یہ اقراری جھوٹا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالك۔ حضرت مرزا صاحب کے متعلق کہتے ہیں کہ اقراری مجرم ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں جس کے شبیہہ ہونے پر، جس کے مثیل ہونے پر ان صاحب کو فخر ہے اس کے متعلق خود لکھتے ہیں کہ جھوٹا ہے اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ اس کی ماں بھی جھوٹی تھی۔ یہ محض ایک دھوکہ ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسیح کے خدا بنائے جانے کو جھوٹ قرار دے رہے ہیں اور حضرت مریم کی طرف اس غلط بات کو منسوب کرنے کو جھوٹ قرار دے رہے ہیں کہ گویا حضرت مریم خود اس بات پر فخر محسوس کرتی تھیں کہ انہوں نے خدا کے بیٹے کو جنم دیا ہے۔ پس جو غلط تصورات دنیا میں پھیل چکے ہیں ان تصورات نے ایک عیسیٰ کی شکل پیش کی۔ ان جھوٹے اور غلط تصورات نے حضرت مریم کو معبود بنا کر دکھایا اور خدا تعالیٰ کی بیوی بنا کر دنیا سے متعارف کروایا۔ یہ باتیں ہیں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سختی سے انکار فرماتے ہیں اور ان کو توحید باری تعالیٰ کے خلاف قرار دیتے ہیں اور توحید کے خلاف جو بھی معبود ہو گا وہ بحیثیت معبود کے جھوٹا ہو گا۔

اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر میں حضرت مسیح اور حضرت مریم کے متعلق بعض سختی کے پہلو دکھائی دینگے۔ لیکن جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو ایک حقیقت تھے، جو خدا کے ایک برگزیدہ رسول تھے، جو خدا کے ایک ادنیٰ بندہ اور ادنیٰ بندہ ہونے پر فخر محسوس کیا کرتے تھے جن کا ذکر قرآن کریم میں محفوظ ہے اور اس مریم کا جو اس سچے بندے کی ماں تھی اس مریم کا ذکر جہاں جہاں فرمایا ہے انتہائی محبت کے ساتھ، انتہائی انکساری کے ساتھ، انتہائی جذبہ عشق کے ساتھ اور یہ ظاہر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ دو انسانوں میں بے مثال انسان گزرے ہیں جن کے اندر غیر معمولی صفات تھیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو خدا کے مؤحد بندے تھے ان کا ایک ایسا مرتبہ شناخت کرتے ہیں جو اس سے پہلے حضرت مسیح کا وہ مرتبہ شناخت نہیں کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار دنیا کو مطلع کرتے ہیں کہ مسیح کو جو مسیح کہا گیا اور نبی سے علاوہ نام دیا گیا اس نام میں آئندہ کے لئے بہت بڑی خوشخبریاں مضمر ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ مسیحیت مسیح کی وہ شان ہے جو عبودیت کی شان ہے، معبودیت کی نہیں۔ اور اس شان کے ساتھ مسیح کا اتنا گہرا تعلق ہے کہ جب بھی خدا کی توحید کو خطرہ ہو گا مسیح کی روح بے چین ہو گی اور گویا مسیح خود دوبارہ دنیا میں نازل ہو گا لیکن اس بے چینی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام توحید کی خاطر بے چینی قرار دیتے ہیں جس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت مسیح کہیں اس وقت دنیا میں بیٹھے ہوئے واقعۃً بے چین ہو کر دوبارہ اترنے کی تمنا کر رہے ہیں۔ یہ ایک تشخص ہے۔ مسیحیت ایک ایسا روحانی وجود ہے جو پہلی دفعہ حضرت مسیح کی ذات میں متمثل ہوا ہے اس سے پہلے کی تمام دنیا کے انبیاء مسیحیت کے نام سے ناواقف تھے اور مسیحیت نے ان کے وجود میں تشخص اختیار نہیں کیا تھا۔ یہ وہ مسئلہ ہے جسے آپ کو سمجھنا ضروری ہے کیونکہ جہاں اس کے ساتھ آپ میں ایک طاقت پیدا ہو گی کہ جھوٹے حملوں کا دفاع کر سکیں وہاں اس کی روح سمجھتے ہوئے اس سے استفادہ کرنے کی آپ کو توفیق عطا ہو گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک مسیحیت جو سچی مسیحیت ہے اس میں اور مسیحی دنیا میں ایک بڑا اور نمایاں فرق ہے۔ سچی مسیحیت جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ صرف اپنے وقت کے لئے نہیں بلکہ یہ ایک ایسی روح ہے جس کا توحید کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور یہ بار بار اترنے والی روح ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی جب مسیح نے پیشگوئی کی اور گویا آنحضرتؐ کے آنے کو اپنا آنا قرار دیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یہی مسیحیت تھی جو دوبارہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہوئی ہے اور آنحضرت ﷺ کو جو مردوں کو زندہ کرنے کی توفیق ملی ہے اس کا ایک تعلق تو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایک خاص شان نصیب ہوئی لیکن اس کا تعلق انبیاء سے بھی ہے اور پہلا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہے جو توحید کے ایسے علمبردار تھے کہ نبیوں میں آپ نے جو مردوں کو زندہ کرنے کے لئے دعائیں مانگیں اور آپ کو جو نشان دکھائے گئے ان میں دراصل آنحضرت ﷺ کے ظاہر ہونے کی پیشگوئیاں تھیں اور مسیح کو جو عبودیت کے ساتھ اور خدا کی توحید کے ساتھ نسبت تھی آپ نے بھی جب بے قراری سے دعائیں کیں اور یہ چاہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس للّٰہی محبت کو عام کر دے اور ہمیشہ کے لئے قائم کر دے تو وہ بے قرار دعائیں مسیح کی ایسی تھیں جو حضرت رسول اللہ ﷺ کی صورت میں اس طرح پوری ہوئیں کہ گویا آپ کا آنا ایک رنگ میں مسیح کا آنا تھا۔ پس جہاں لفظ محمد کو

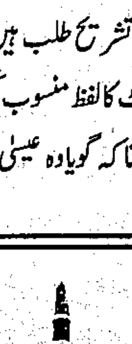

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

حضرت موسیٰ سے ایک نسبت ہے وہاں لفظ مسیحیت کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام احمد سے نسبت ہے اور اسی رستے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ احمد ہے جو آج دنیا پر طلوع ہو چکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ اگر مسیح کا جلوہ نہ دکھاتے، مسیحیت کا جلوہ آپ کی ذات میں مشتمل نہ ہوتا تو ناممکن تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت ﷺ کی نمائندگی میں احمدیت کا جلوہ دکھا سکتے۔

پس مسیحیت سے ہمیں ایک نسبت ہے، گہرا تعلق ہے اور مسیحیت ایک روح کا نام ہے یعنی Soul نہیں بلکہ روح ایک مزاج کا نام ہے جو ہمیشہ توحید سے تعلق رکھتی رہے گی اور ہمیشہ جب بھی توحید کو خطرہ ہوگا رونما ہوگی۔ یہ وہ مسیح کی حقیقت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سمجھی اور بیان فرمائی۔ پس وہ سارے لوگ جو اس تحریر کا حوالہ دے کر جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے، پڑھی ہے غلط ترجمہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور آپ کی ذات پر تمسخر اڑاتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو سب سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مسیحیت کا جلوہ قرار دیا اور خود قرآن کریم نے یہی بیان فرمایا کہ حضرت رسول اللہ کا آنا گویا مسیح کا آنا تھا۔ تو یہ مسلمان کہلانے والے علماء جو تضحیک اور تمسخر کے عادی ہو چکے ہیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں سے وہ غلط معانی لے کر اچھلتے ہیں اور گز بھر اچھلتے ہیں اور اس سے زیادہ اچھلنے کی ان کو توفیق بھی نہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احمدیت پر غلط اور جھوٹے حملے کرتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مسیحیت کے دشمن ہیں جو مسیح کی نہیں تھی بلکہ اکثر لفظ یسوع کے نام کے ساتھ یاد کی جاتی ہے۔ اس مسیحیت کے دشمن ہیں جو خود مسیح کی دشمن ہے جس نے مسیح کے وجود کو ایک ایسی شکل میں دنیا کے سامنے ابھارا کہ قیامت کے دن قرآن کریم کے نزدیک خود مسیح کو اس مسیحیت کا انکار کرنا پڑے گا اور اس شخصیت کا انکار کرنا پڑے گا جو آپ کی طرف منسوب کی گئی تھی۔ پس یہ وہ بنیادی طرز کلام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار فرمائی۔ کہیں آپ کو بہت بڑے اور سخت لفظ دکھائی دیںگے جو یسوع کے متعلق بولے گئے ہیں اور کہیں ایک عشق کا دریا رواں ہو جاتا ہے اور اتنا تقدس ہے مسیحیت کا کہ گویا مسیحیت خود آنحضرتؐ کی ذات میں جلوہ گر ہو چکی ہے اور اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئندہ زمانوں کے لئے نجات دہندہ قرار دیتے ہیں۔ پس جو بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے طرز کلام کو نہیں سمجھے گا وہ اس تفریق کو پہچان نہیں سکتا اور اسی وجہ سے بہت سے شوخوں نے ٹھوکر کھائی اور شوخیوں میں بہت آگے بڑھ گئے۔ پس میں آپ کے سامنے یہ تحریر پڑھ چکا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اس مضمون کو خاص طور پر سمجھیں گے۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "تو آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہونگے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی سے منقطع کئے جائیں گے اس میں کچھ ایسے جھوٹے خدا بھی ہیں جو خدا بنتے ہیں اور خدا ہوتے نہیں اور کچھ ایسے سچے انسان بھی ہیں جن کی طرف جھوٹی خدائی منسوب کر دی گئی ہے۔ پس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک ایسا دور آنے والا ہے کہ یہ سچے لوگ اپنی جھوٹی خدائیوں سے منقطع کئے جائیں گے یعنی مسیح کو ایک ایسا مقام اور مرتبہ حاصل ہوگا کہ وہ اپنے اوپر عائد کردہ تمام الزامات سے بری کیا جائے گا۔ اور دنیا کے سامنے خدا کے مؤحد سچے عاشق رسول کے طور پر پیش ہوگا جس کے فیض کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ یہ جو قیامت تک ممتد ہونے کا مضمون ہے اس کا تعلق مسیحیت کے ساتھ بہت گہرا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں کثرت سے یہ مضمون ملتا ہے لیکن اس وقت میں اس مضمون کو نہیں چھیڑوں گا کیونکہ جمعہ کے دوران چند مختصر الہامات آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جن کا انشاء اللہ تعالیٰ تمام جماعت احمدیہ کے قریب کے مستقبل سے اور بعید کے مستقبل سے تعلق ہے اور وہ خدا کے فضل سے اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۷ ار فروری کے اشتہار میں لکھ رہے ہیں، "ایک عرصہ ہوا کہ مجھے الہام ہوا تھا: "وسع مکانك، یاتون من کل فج عمیق" یعنی اپنے مکان کو وسیع کر کہ لوگ دور دور کی زمین سے تیرے پاس آئیں گے"۔ پھر یہی الہام ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی پھر زیادہ قوت کے ساتھ پوری ہوگی۔ "واللہ یفعل ما یشآء لا مانع لما اراد" (اشتہار مورخہ ۷ ار فروری ۱۸۹۷ء)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وسع مکانك اور یاتون من کل فج عمیق کے متعلق جو الہام جماعت کو سنایا، ۱۸۹۷ء کا وہ سال ہے جو ۱۹۹۷ء میں دہرایا جا رہا ہے اور آج وسع مکانك کا ایک عجیب نظارہ ہم دیکھ رہے ہیں اور یاتون من کل فج عمیق کا ایک ایسا مضمون ظاہر ہو رہا ہے جو اس سے پہلے عموماً لوگوں کی توجہ کا مرکز نہ بنا۔ فج عمیق سے عام طور پر خشک راستے لئے جاتے ہیں جو کثرت کے ساتھ چلنے کے نتیجے میں گہرے ہو جاتے ہیں لیکن جیسا کہ اس سے پہلے میں نے ایک مضمون میں یہ دکھایا تھا اور عرب لغت کے حوالے سے بتایا تھا کہ فج عمیق سمندری رستوں کو بھی کہتے ہیں جو بہت گہرے ہوتے ہیں۔ اور عمیق کا لفظ چند کھڈوں پر اتنا اطلاق نہیں پاتا جتنا سمندری رستوں پر اطلاق پاتا ہے۔ تو مراد یہ تھی کہ کثرت کے ساتھ لوگ سمندری سفر کر کے آپ کے پاس پہنچیں گے۔ اس زمانے میں فج عمیق کا یہ ترجمہ بالکل درست تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں کثرت کے ساتھ سمندری سفر کرنے والے آئے۔ کوئی امریکہ سے آیا، کوئی آسٹریلیا سے آیا۔ کوئی دوسرے ممالک سے آئے مگر فج عمیق کا لفظ خشک رستوں پر اطلاق پاتا رہا اور قادیان کا رستہ گہرے گڑھوں میں تبدیل ہو گیا۔ کیونکہ کثرت سے لوگ ان پر آتے رہے۔ فج عمیق سمندروں کے رستوں کی بھی نشان دہی کرتا رہا کہ بہت گہرے سمندروں سے گزر کر لوگ آپ کے پاس پہنچتے رہے مگر ۱۹۹۷ء میں اس فج عمیق کا ایک اور معنی بھی ظاہر ہوا ہے اور وہ ہوائی راستے ہیں۔ یعنی ان کے نیچے اتنی گہری زمین ہوتی ہے، اتنی دور ہوتی ہے کہ سمندر کی سطح پر چلنے والے جہازوں کے نیچے سمندر کی تہہ اتنی دور نہیں ہوتی جتنی آسمان پر چلنے والے جہازوں کے نیچے زمین کی سطح ہوتی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ان ہی چند لفظوں میں مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا رہا، مختلف صورتیں دکھاتا رہا۔ کبھی محض خشک رستوں پر اطلاق پایا، کبھی سمندری جہازوں پر اس کا اطلاق ہوا اور کبھی آج جیسا کہ آج ہو رہا ہے دور دور سے ہوائی جہازوں پر لوگ کثرت کے ساتھ یہاں پہنچ رہے ہیں اور تمام دنیا سے فج عمیق کا یہ نیا مضمون ظاہر ہو رہا ہے اور ساتھ فرمایا 'وسع مکانك' کہ اپنے مکان کو وسیع کر۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل کے ساتھ اپنے مکان کو اس طرح وسعت دے رہی ہے کہ جہاں تک زمین کا تعلق ہے کثرت کے ساتھ پھیل رہی ہے اور یہ مضمون وسع مکانك میں انشاء اللہ کل کی تقریر میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ **لیکن وسع مکانك میں ایک خدا کا مکان ہے جس کو وسعت دینا ہمارا کام ہے اور دراصل خدا کا مکان جو اس دنیا میں ہمارے دلوں میں بنتا ہے جب وہ ظاہری صورت میں مساجد بن کر دکھائی دینے لگتا ہے تو ہمارے دل کا تعلق مساجد کے ساتھ دراصل وسع مکانك کی ایک اور تفسیر ہے اور یہی وہ سال ہے جس میں خصوصیت کے ساتھ میں نے جماعتوں کو کثرت کے ساتھ نئی مساجد بنانے کی تحریک کی ہے** اور یہ امر واقع ہے کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا چند دن پہلے تک میرے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اس طرح نہیں تھے کہ جو ستانوے (۱۸۹۷ء) کو ستانوے (۱۹۹۷ء) سے ملانے والے ہوں اس لئے ان کی طرف توجہ نہ دی۔ جب میں نے توجہ دی تو حیران ہوا کہ مساجد کی توسیع کے متعلق جو جماعت کے منصوبے ہیں وہ بعینہ اسی سال میں بنے اور اسی سال میں نشوونما پائے اور انشاء اللہ ان پر عمل درآمد بھی آپ اس سال کے اکثر حصے میں دیکھیں گے۔ "واللہ یفعل ما یشآء لا مانع لما اراد" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو دوسری دفعہ پھر الہام ہوا ہے بعید نہیں کہ آئندہ آنے والے ۹۷ کی طرف اس کا اشارہ ہو۔ فرمایا یہ دوبارہ الہام ہوا ہے۔ اس کا مطلب میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سال جو ۱۹۹۷ء ہے اور ۹۷ کی تکرار ہے اس سال کی طرف اشارہ تھا چنانچہ فرمایا "یفعل ما یشاء لا مانع لما اراد" کہ کچھ ہو کر رہنے والا ہے اور وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ ناممکن ہے کہ خدا کی بات کو کوئی تبدیل کر سکے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "مجھے میرے خدا نے مخاطب کر کے فرمایا ہے 'الارض والسمآء معك کما ھو معی۔ قل لی الارض والسماء۔ قل لی سلام۔ فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر۔ ان اللہ مع الذین اتقوا و الذین ھم محسنون۔ یاتی نصراللہ۔ انا سننذر العالم کلہ۔ انا سننزل۔ انا اللہ لا الہ الا انا' یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

MTA AHMADIYYA
SATELLITE WAREHOUSE
CNN
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
SKY

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740
ZEE TV

ایسے ترجمے کے ساتھ پیش کیا ہے جو خود اپنی ذات میں ایک تشریح اور تفسیر کے معنے رکھتا ہے۔ فرماتے ہیں یعنی آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آسمانی طاقتیں اور خدائی نوشتے تیری تائید کریں گے۔ اس زمین پر تو اپنی کوشش کر لیکن آسمان سے ایسی ہوائیں چلائی جائیں گی جو تیری مددگار ثابت ہونگی۔ اس زمانے میں آسمان کس طرح ساتھ تھا یہ فرشتوں کا نزول ہو رہا تھا۔ قادیان میں طرح طرح کے آسمانی نشان دکھائے جا رہے تھے خود اس سال میں یعنی ۱۸۹۷ء یعنی ۹۷ کے لحاظ سے جو دہرایا جا رہا ہے عظیم الشان نشانات اس سال دکھائے گئے تھے ان کا ذکر بعد میں کروں گا لیکن یہاں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہی الہام ایک نیا رنگ اختیار کر جاتا ہے جب اس کو ۱۹۹۷ء میں پڑھتے ہیں۔ آسمان کا ساتھ ہونا ایم ٹی اے کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے اور یہ امر واقعہ ہے کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ کل عالم میں آسمان نے جو گواہیاں دی ہیں وہ حیرت انگیز ہیں۔ اس کثرت کے ساتھ وحدت نصیب ہوئی ہے کہ جب ہم اس الہام کو ۱۸۹۷ء کی بجائے ۱۹۹۷ء میں پڑھتے ہیں تو پھر اس کے معنے ہیں آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں یعنی خدا تعالیٰ کی وہ آسمانی طاقتیں جو ابھی ظہور میں نہیں آئیں وہ بھی تیرے ساتھ ہونگی جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے جس خدا کو پیش وہ جیسا کہ آسمان پر تھا ویسا ہی زمین پر ظاہر ہوا۔ مراد یہ نہیں ہے کہ نعوذباللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باقی انبیاء سے کوئی فوقیت عطا ہوئی ہے۔ ہر نبی کے ساتھ آسمان کا خدا اتر تا رہا ہے اور اس کے زمین پر اترنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ زمینی طاقتیں آسمانی طاقتوں کے سائے تلے اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔

پس اس پہلو سے ہم جب اس سال اس الہام کو پڑھتے ہیں تو آسمان ہمارے ساتھ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آسمان کی متحرک طاقتیں، وہ ریڈیائی وجود جس کا پہلے علم نہیں تھا اب کلیۃً جماعت احمدیہ کی تائید میں ظاہر ہو چکا ہے اور رونما ہو رہا ہے اور اس کے نتیجے میں انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوگا اور پہلے سے بڑھ کر ہوگا۔ فرماتے ہیں "میرے لئے سلامتی ہے اور وہ سلامتی جو خدائے قادر کے حضور میں سچائی کی نشست گاہ میں ہے"۔ اب یہاں یاد رکھئے "قل لی سلام فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر" سلام کا لفظ خصوصیت سے مجھے گزشتہ چند سالوں میں الہام کے طور پر عطا کیا گیا۔ السلام علیکم کے الفاظ بار بار دہرائے گئے۔ اور تجھ پر سلامتی یعنی ساری جماعت پر سلامتی جو میرے ساتھ ہے اس کے الفاظ خدا تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ مجھے عطا کئے۔ اسی سال وہ نشان بھی دیکھا گیا کہ ایک سلام کی بجائے میں نے دو سلام کہے تھے اور بیچ کا عرصہ کلیۃً غائب ہو گیا اور جب مجھے یاد کرایا گیا کہ میں سلام پھیر چکا تھا تو مجھے بالکل یاد نہیں رہا۔ تمام تر ذہن سے اور دل سے درمیانی عرصے کے نقوش مٹ چکے تھے اور یہ بھول کے نتیجے میں نہیں ہوا کرتا۔ جب ایک شخص بھول کر کوئی حرکت کرے اور سبحان اللہ کے ذریعے یا بعد میں اسے بتایا جائے تو یقین اسے بتایا جائے تو یقیناً وہ غلطی کو محسوس کرتا ہے اور جانتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے لیکن یہ کہ بیچ کا عرصہ اس طرح مٹ جائے جیسے انسان کا اس وقت وجود ہی نہیں تھا اور بتانے اور یاد کرانے کے باوجود یاد نہ آئے کہ میں نے پہلے بھی سلام پھیرا تھا، یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میں سمجھتا ہوں کہ نشان کے طور پر ظاہر ہوا تھا۔ اور اسی سال کے انعامات میں جب میں نے قل لی سلام کے لفظ کو پڑھا تو میں سمجھتا ہوں کہ اسی ۹۷ کے سال کی برکت تھی جو یہ سلام دوبارہ میں نے کہا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سلام ہے جو خدا کی طرف سے آپ کو پہنچا جسے اس سال دہرایا جا رہا ہے۔ اس لئے نہ میری کوئی حیثیت ہے نہ ہم سب کی انفرادی طور پر کوئی حیثیت ہے بلکہ یہ سلامتی وہی ہے جو مسیح موعودؑ پر اترتی رہی اور آج پھر ہم پر دوبارہ اتر رہی ہے لیکن اس بات کو نہ بھولیں :ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون، اللہ ہمارے ساتھ ہے یہ کہنا تو آسان ہے اور جب یہ کہہ کر اس مضمون میں آگے قدم بڑھاتے ہیں تو پھر اس کی مشکلات بھی دکھائی دینے لگتی ہیں لیکن وہ مشکلات بھی خود اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حل کرتا چلا جاتا ہے۔ فرمایا 'ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون' کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے جو احسان کرنے والے ہیں، جو اپنے تقویٰ میں نئے حسن کے رنگ بھرتے چلے جاتے ہیں، جن کا تقویٰ ایک مقام پر ٹھہرا نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ خوبصورت اور خوبصورت ہوتا چلا جاتا ہے۔

پس اس الہام پر میں سمجھتا ہوں سب سے پہلی قابل توجہ بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کا یہ مخاطب کرنا کہ آسمان اور زمین اس طرح تیرے ساتھ ہیں جس طرح میرے ساتھ اور پھر فرمانا 'الذين اتقوا والذين هم محسنون' اللہ ان کے ساتھ ہوا کرتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اپنے تقویٰ میں نئے حسن بھرتے چلے جاتے ہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقویٰ پر قائم بھی تھے اور آپ کا تقویٰ خوبصورت سے مزید خوبصورت ہوتا چلا جا رہا تھا اور اس میں حسن کے نئے رنگ بھرے جا رہے تھے۔ اگر یہ بات ہو تو 'یاتی نصر الله' اللہ کی نصرت ضرور آیا کرتی ہے۔ میں جماعت کو گزشتہ نصف سال سے بڑھ کر یہ سمجھتا چلا آرہا ہوں کہ خدا یقیناً ہمارے ساتھ ہے، ہمارے ساتھ رہے گا، اس کی نصرت ہمیں ضرور عطا ہوگی۔ اور اس کی نصرت کے حصول کے لئے لازم ہے ہم اپنے اندر کچھ پاک تبدیلی کر کے دکھائیں اور **وہ تقویٰ ہی ہے اور حسن تقویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت کو کھینچا کرتا ہے۔ اور نصرت ضرور آئے گی مگر ہمیں اپنے اندر لازماً پاک تبدیلیاں کرنی ہونگی۔ ایسی پاک تبدیلیاں جو خدا تعالیٰ کی توجہ کا مرکز بنیں اور اللہ تعالیٰ حسن کی نگاہ سے اور سنجیدگی کی نگاہ سے آپ کی پاک تبدیلیوں کو دیکھ رہا ہو۔** اگر یہ ہو تو ناممکن ہے کہ جماعت کی فتح کی تقدیر کو دنیا کی کوئی طاقت بدل سکے یہ ناممکن ہے۔ اور جو میں دیکھ رہا ہوں اس سے مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں تقویٰ اور حسن تقویٰ کا معیار پہلے سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ کثرت کے ساتھ ایسے لوگ موجود ہیں جو یہاں بھی موجود ہونگے جو پیدائشی احمدی تھے مگر ان کی توجہ تقویٰ کی طرف اور حسن تقویٰ کی طرف یعنی تقویٰ کو مزید حسین بنانے کی طرف اس طرح نہیں تھی جس طرح کہ گزشتہ چند مہینوں میں یا ایک دو سالوں میں ہوئی ہے۔ واقعۃً کثرت سے مجھے ایسے خطوط ملتے ہیں جہاں احمدی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہم پیدائشی احمدی تھے، ہم سمجھتے تھے کہ ہم احمدی ہیں مگر آپ کے خطبات نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ایک نئے وجود کا احساس ہوا ہے جو ہمارے اندر موجود ہے مگر وہ وجود نہیں ہے جو ہم سمجھا کرتے تھے۔ ہمیں اس وجود کے نقوش کو مٹانا پڑا ہے، نئے تقویٰ کے نقوش اس کی جگہ لگانے پڑے ہیں یہاں تک کہ خدا کے فضل کے ساتھ اب ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اب صحیح رستے پر گامزن ہو چکے ہیں۔ یہ صحیح رستے پر گامزن ہونا نصرت چاہتا ہے اور **جو کثرت سے اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم پر نصرت نازل ہوئی ہے اور آئندہ نازل ہوگی یہ اس بات کی یقینی شہادت ہے کہ یہ لوگ سچے ہیں۔** اگر یہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں نہ کرتے تو ناممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی غیر معمولی آسمانی نصرتیں ہم پر نازل ہوتیں جن کا ذکر انشاء اللہ جلسے کی باقی تقاریر میں ہوگا۔ فرماتے ہیں: "خدا کی مدد آتی ہے۔ ہم تمام دنیا کو متنبہ کریں گے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب متنبہ کریں گے تو آپ کے عاجز غلام ہم سب متنبہ کریں گے۔ پھر اللہ فرماتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں جو آپ اپنے رنگ میں تشریحی ترجمے کے طور پر پیش فرما رہے ہیں "خدا کی مدد آتی ہے۔ ہم تمام دنیا کو متنبہ کریں گے"۔ یہاں

چوہدری ایشین اسٹور، گروس گیراؤ، جرمنی

کی طرف سے نئی پیشکش

سیل SALE سیل SALE

۱۰/ستمبر سے ۱۰/اکتوبر ۱۹۹۷ء تک

کرنل باسمتی چاول	۱۰کلو	۴۲-۰۰	مارک
کرنل باسمتی چاول	۵کلو	۲۱-۰۰	مارک
احمد ہلال جیلی	۱۰۰گرام	۱-۰۰	مارک
احمد سویاں	۲۰۰گرام	۱-۰۰	مارک
احمد پھینیاں	۲۰۰گرام	۱-۵۰	مارک
احمد مربع ہڑ ہڑ	۳۳۰گرام	۲-۵۰	مارک
احمد اچار	ایک کلوگرام	۵-۵۰	مارک
ابلے چنے	ایک درجن	۷-۹۰	مارک
آٹا	۱۰کلوگرام	۶-۹۰	مارک
KTCدیسی گھی	ایک کلوگرام	۸-۰۰	مارک

اس کے علاوہ بیاہ شادی کے لئے باورچی خانہ، دیگیں اور برتنوں کا بھی مکمل انتظام ہے۔

کھانا پکانے کی بھی سہولت موجود ہے

احمدی دوکاندار احمد کی اشیاء مثلاً احمد کا اچار، کھیر مکس، رس ملائی، سویاں، پھینیاں اور دوسری اشیاء

تھوک قیمتوں پر ہم سے بارعایت خریدیں۔

Chaudry Asian Store Schlesische Str. 5A 64521 Gross Gerau

Tel: 06152-58603 Fax: 06152-56796

ہم سے مراد دراصل اللہ تعالیٰ ہے کہ دنیا کو انذار کے ذریعے ہلایا جائے گا۔ ہم آسمان سے زمین پر اتریں گے۔ یہاں لفظ ہم استعمال ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ یاد رکھیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے متعلق لفظ ہم فرماتا ہے تو ہرگز اس میں کثرت کے معنے نہیں ہوتے۔ دو معانی ہیں جو لفظ ہم میں پائے جاتے ہیں ایک وہ معنی جو بادشاہ اپنی رعایا سے کلام کرتے ہیں تو ان کی شان اور شوکت کا اظہار لفظ ہم سے ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اگر ایک مرد بادشاہ ہے اور وہ کہتا ہے ہم یہ کریں گے تو لوگوں کو یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ میں اکیلا مراد نہیں ہوں۔ یہ ساری طاقتیں جو میرے قدموں تلے ہیں جب میں ارادہ ظاہر کروں گا تو یہ ساری طاقتیں متحرک ہو جائیں گی۔ پس میری ہم کی حیثیت کے مقابل پر کسی کو سر اٹھانے کی مجال نہیں ہے کیونکہ تمام سلطنت حرکت میں آجاتی ہے جب بادشاہ کا ارادہ حرکت میں آتا ہے۔ تو یہاں ہم سے مراد معبودان کی کثرت نہیں ہے۔ یہاں خدا تعالیٰ کی خدائی کی کثرت مراد ہے۔ ساری کائنات آسمان اور آسمان کے اندر جو طاقتیں موجود ہیں، زمین اور زمین کے اندر جو طاقتیں موجود ہیں، جب بھی خدا تعالیٰ کا ارادہ حرکت میں آئے تو یہ ساری طاقتیں حرکت میں آجاتی ہیں۔ اس پہلو سے اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو اِنّا کہنے لگ جاتا ہے۔ ہم ہیں جو یہ فیصلہ کر چکے ہیں۔ ہمارا فیصلہ ہو کر رہنے والا ہے۔ کوئی دنیا کی تقدیر اسے بدل نہیں سکتی۔ اس کے معاً بعد فرمایا: 'انا اللہ لا الہ الا انا' اسی الہام کے آخر پر اِنّا کی تشریح فرمادی جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ ہوں میں ہی، ایک ہی ہوں۔ میرے ایک کے ساتھ ہی یہ ساری کائنات کی جلوہ گری ہے۔ میں ایک ہوں تو تمہیں کثرت سے چیزیں دکھائی دیتی ہیں مگر میں پھر بھی ایک ہی ہوں۔ میری ذات میں کوئی تبدیلی اور کوئی اضافہ نہیں ہے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ترجمہ ہے۔ "میں ہی کامل اور سچا خدا ہوں۔ میرے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ پس اگر ہم نے اپنی عبودیت کو خدا کے حضور اس طرح سجدہ ریز کر دیا کہ اس کی اِنّا کی طاقتیں دنیا پر جلوہ گر ہوں اور بالآخر دنیا یہ دیکھ لے کہ اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ اگر خدا ایک ہی ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں تو اس کی مدد ہم لوگوں کے لئے اسی صورت میں ظاہر ہوگی جبکہ ہماری کوششوں کا آخری نتیجہ اس کی توحید کی جلوہ گری ہو۔ **اس رنگ میں خدا کے دین کی خدمت کریں، اس رنگ میں اپنے نفوس کو مٹاتے ہوئے اپنے وجود کو کالعدم سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہوں کو آگے بڑھائیں کہ تمام دنیا میں توحید کی آواز جو بالآخر گونجے اس آواز کے تلے ہر دوسری آواز بند ہو جائے۔ اس ایک توحید، ایک خدا کے نیچے تمام دنیا کالعدم ہو جائے۔** ہم بھی اور ہماری ساری کوششیں بھی ہیں ہی کالعدم، ان کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ اس اَنا کی ذات کے ہمارے ساتھ ملنے کے ساتھ ایک اِنّا وجود میں آیا ہے۔ مگر فی الحقیقت نہ ہم کچھ ہیں نہ ہماری کوششیں کوئی چیز ہیں۔ یہ تقدیر الٰہی ہے کہ اللہ ہی کا ارادہ ہے جس نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ دنیا میں ایک دفعہ ضرور توحید کی بادشاہی ہوگی اور ہر جھوٹا خدا مٹا دیا جائے گا۔ سو اس مقصد کے لئے آپ اٹھ کھڑے ہوں اور یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ آپ کی ان کوششوں کو ضرور بار آور فرمائے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام بھی لازماً پورا ہوگا کہ " **میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے**"۔ یہ بھی ۱۸۹۷ء کا الہام ہے۔ پس اب وقت آرہا ہے کہ بادشاہ حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں سے جو توحید کے نور سے معطر تھے، ان کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق بڑھنے کے ساتھ ساتھ ہم اس کے وجود میں مٹتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ ہمیں اپنا کوئی وجود اس سے الگ دکھائی نہیں دے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

انگریزی ترجمہ قرآن مجید

انگریزی ترجمہ قرآن مجید از حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ جو ایک عرصہ سے نایاب تھا اب خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ شائع ہو گیا ہے۔ اس ایڈیشن میں ایک مفید ضمیمہ بھی منسلک ہے جس میں بعض اہم آیات کا متبادل ترجمہ اور ضروری نوٹس شامل کئے گئے ہیں۔

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل (جلد اول)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہومیوپیتھی طریقہ علاج کے متعلق مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر نشر ہونے والے لیکچرز پر مشتمل جلد اول کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن ضروری ترامیم، مفید اضافوں اور تفصیلی انڈیکس کے ساتھ دوبارہ شائع ہوا ہے۔

(یہ کتب اپنے ملک کے شعبہ اشاعت سے حاصل کریں)

جماعت احمدیہ جاپان کے اٹھارویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

تبلیغ سیمینار، شبینہ اجلاس، کامیاب جاپانی سیشن اور نمائش کے پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جاپان کا اٹھارواں جلسہ سالانہ مورخہ ۲ر، ۳ر اور چار مئی ۱۹۹۷ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوا۔ جلسہ کے لئے مہمانوں کی آمد صبح گیارہ بجے شروع ہوئی۔

افتتاحی اجلاس کی کارروائی نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ بعد ازاں مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ سے چند اشعار پیش کئے۔ مکرم محمد عصمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو نظم دلکش ترنم کے ساتھ پیش کی۔ جن کا منظوم جاپانی ترجمہ مکرم محمد عبداللہ صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے پہلے جاپانی اور پھر اردو زبان میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت، برکات اور ان سے استفادہ کا مضمون بیان کیا۔ اور جماعت کی مسلسل ترقیات اور جاپان کی سالانہ کارکردگی و ترقی کے چند حقائق پیش کئے۔ افتتاحی دعا کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا۔

شام ساڑھے سات بجے شعبہ تبلیغ کے تحت کل جاپان تبلیغ سیمینار مکرم امیر صاحب جاپان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب صدر جماعت ناگویا ریجن، مکرم افتخار احمد صاحب صدر جماعت کوماکی، مکرم مبشر احمد صاحب اختر ریجنل صدر ٹوکیو ریجن اور مکرم محمد عصمت اللہ صاحب صدر جماعت فکواوکا نے بالترتیب اپنی جماعتوں کی تبلیغی مساعی و کارکردگی کی رپورٹس پیش کیں۔ بعدہ پاکستان سے آئے ہوئے ایک مہمان مکرم چوہدری محمد ابراہیم شاد صاحب نے اپنے قبول احمدیت کا واقعہ سنایا اور داعیان الی اللہ جاپان میں سے مکرم وسیم اختر صاحب، مکرم ظفر احمد ظفری صاحب اور مکرم منصور احمد قادیانی صاحب نے تبلیغ سے متعلق واقعات تجربات اور آراء پیش کیں۔ وسیم احمد صاحب نے بتایا کہ نہیں آج ہی اللہ کے فضل سے چار نئی بیعتیں کرانے کی توفیق ملی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔ آخر پر صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

دوسرے روز کا پہلا اجلاس مکرم سید سجاد احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب نے مہمان نوازی کے موضوع پر، مکرم مبشر احمد صاحب نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم، مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب نے غزوات میں آنحضرت ﷺ کا حسن سلوک اور مکرم سید سجاد احمد صاحب نے جمعۃ المبارک کی برکات کے موضوعات پر تقاریر کیں۔

وقفہ طعام اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دو بجے جاپانی سیشن منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے لئے قبل از وقت دعوت نامے ستر غیر مسلم جاپانی احباب کو بھجوائے گئے تھے جن میں سے ۱۴ مہمان اس پروگرام میں تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے جاپانی ترجمے کے بعد مکرم امیر صاحب نے جاپانی مہمان خصوصی ڈاکٹر سونوداجن صاحب کا تعارف کروایا جو کہ ایک مشہور ڈینٹسٹ ہیں۔ اور قریباً دو سال سے جماعت سے متعارف ہیں۔ ڈاکٹر سونوداجن صاحب نے جماعت احمدیہ کے پروگرام میں شرکت پر اظہار مسرت کے بعد ظاہری و باطنی دنیا کے عنوان پر تقریر کی اور فرمایا کہ ہر ظاہری دنیا کے پس منظر میں ایک باطنی دنیا موجود ہوتی ہے جو بظاہر نظر نہیں آتی۔ مثلاً کھانے کی میز پر سجے ہوئے مزیدار کھانے کے پیچھے پکانے والے باورچی کی محنت بظاہر کھانے والوں کو نظر نہیں آتی۔ سونوداجن صاحب نے اسلام میں باطنی دنیا کی پہچان اور اس کے لئے شکر کی اقدار کو سراہا۔

اس کے بعد ایک جاپانی پولیس افسر مکرم کوجی کانیکو صاحب، جو لمبے عرصہ سے جماعت سے متعارف ہیں نے اپنے تاثرات بیان کئے اور بتایا کہ ان کا کام جاپان میں مقیم غیر ملکیوں کے جرائم سے متعلق ہے اور انکو ہر روز ایسے مجرموں سے واسطہ پڑتا ہے لیکن آج تک کبھی کوئی احمدی فرد مجرم بن کر ان کے سامنے نہیں آیا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے اعلیٰ اخلاق کو سراہا۔ ان کے بعد مکرم عصمت اللہ صاحب نے وجود باری تعالیٰ پر جاپانی زبان میں ایک نظم خوش الحانی سے پیش کی۔ آخر پر صدر اجلاس مکرم ضیاء اللہ صاحب مبشر نے مہمان خصوصی اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور جاپانی زبان میں ہی ہستی باری تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ اور اسلام کی چند خصوصیات کا مفصل تعارف کروایا۔ اس کے بعد سامعین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ تینوں مقررین سے سامعین نے سوالات کئے۔

اجلاس کے بعد مہمانوں کو جلسہ گاہ کے سامنے ہال میں آویزاں کی گئی نمائش دکھائی گئی جہاں مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم، کتب اور تصاویر و چارٹس کے علاوہ بذریعہ سلائیڈز بھی جماعت احمدیہ عالمگیر کی مساعی، مشن ہاؤسز اور مساجد کا تعارف کروایا گیا۔

جلسہ کے دوسرے روز نماز مغرب و عشاء کے بعد نو بجے رات تک شبینہ اجلاس منعقد ہوا جس میں اردو، انگریزی، پنجابی اور بنگالی زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

تیسرے روز کا پہلا اجلاس صبح ساڑھے نو بجے تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم سید طاہر احمد صاحب نے بعنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت الی اللہ، مکرم مبشر احمد صاحب اختر نے بعنوان احمدی خواتین کی قربانیاں، مکرم ڈاکٹر زاہد الرحمان صاحب نے بعنوان احمدی مسلم کی ذمہ داریاں، مکرم ناصر احمد صاحب بھٹی نے بعنوان لیکھرام کی ہلاکت کی پیش گوئی اور مکرم مرزا ظفر احمد صاحب نے بعنوان صلح حدیبیہ تقاریر کیں۔

دو بجے جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم ضیاء اللہ صاحب مبشر امیر و مبلغ انچارج جاپان نے اختتامی خطاب کیا۔ آپ نے جاپانی زبان میں اور پھر اردو زبان میں جلسہ کے کامیاب انعقاد کا ذکر کرنے کے بعد مباہلہ کا مضمون بیان کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت مباہلہ اور مخالف اشرار کی ہلاکت اور جماعت کی ترقی کے واقعات بیان کئے۔ آپ کی تقریر کے بعد ایک نو احمدی یوگنڈن دوست مسٹر موسیٰ نے اپنے تاثرات اور نیک خواہشات کا مختصراً اظہار کیا۔ آخر پر مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب نے اسیران راہ مولیٰ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا منظوم کلام پیش کیا اور مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کرائی جس پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی کل حاضری ۱۲۲ تھی جس میں ۲۲ غیر مسلم جاپانی مہمان شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بابرکت نتائج اور شیریں ثمرات عطا فرمائے۔

(رپورٹ: ناصر ندیم بٹ، جاپان)

بقیہ مختصرات از صفحہ اول

احمدیوں کو مشورہ ہے کہ وہ ایسے Cases کو قضاء کے حوالے کیا کریں۔ اس سلسلے میں حضور انور نے حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب مرحوم کا عجیب و غریب واقعہ سنایا۔

☆جب احمدیت دنیا پر غالب آئے گی تو اس وقت کے خلیفہ اور پولیٹیکل لیڈر کا کیا رشتہ ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا Absolute Justice کا رشتہ ہوگا اور طاقت کے استعمال کا سوال نہیں ہوگا۔

☆ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے "حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطی" کی تشریح فرمائی اور خاص طور پر صبح کی نماز میں باقاعدگی اور مسجد میں ادا کرنے کے سلسلے میں نصیحت فرمائی۔

☆سائنس دانوں کو Genetic Engeneering میں ریسرچ میں کہاں تک آزادی دی جا سکتی ہے؟ حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایسی پیشگوئی بہت تعجب انگیز ہے۔ یہ ایک شیطانی ریسرچ ہے کیونکہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ شیطان نے کہا میں انہیں انگیخت کروں گا کہ وہ تیری تخلیق میں تبدیلی کریں۔ اس لئے تبدیلی کی کوشش نقصان دہ اور شیطانی عمل ہے۔ لیکن وہ چیزیں جو تخلیق میں مددگار ہوں مثلاً گندم کی پیداوار بڑھانے کے کیمیکلز وغیرہ منع نہیں۔ قرآن مجید نے بھی گندم کے ایک دانے کے ۷۰۰ تک بڑھ جانے کی خبر دی گئی ہے۔

سوموار، ۲۵ر اگست ۱۹۹۷ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۵۲ نشر مکرر کے طور پر براڈکاسٹ کی گئی۔ ہیپر سلف کے بقیہ اوصاف جاری رہے اور آج پھر کالی فاس کے زیادہ استعمال کے بارے میں حضور انور نے انتباہ فرمایا کیونکہ یہ الیکٹرولائٹ کے نظام کو بدل کر نقصان پہنچاتی ہے۔

سرجیکل Stroke میں سٹونشیم ازحد کارآمد ہے اور حادثات میں کاربوویج یاد رکھیں۔ کاسٹکم عضلاتی صحت کے لئے مفید ہے۔ ہومیوپیتھ کو مشورہ کے طور پر حضور نے فرمایا کہ نسخے بناتے وقت دوا کے مزاج کو پیش نظر رکھیں۔

منگل، ۲۶ر اگست ۱۹۹۷ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۴۳ جو ۱۵ر مارچ ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔ اس میں سورہ آل عمران کی آیات نمبر ۱۱۱ تا ۱۲۱ تک کی تلاوت، ترجمہ اور تفسیر بیان ہوئی۔ اور گرامر میں لازم سے متعدی اور معروف اور مجہول بنانے کی وضاحت کی گئی۔

خیر امت کے اوصاف یہ ہیں۔ :

سب انسانوں کے فائدے تم سے وابستہ ہیں، اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو، بری باتوں سے روکتے ہو، اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ حضور نے فرمایا کہ شرائط بیعت میں لفظ "امور معروف" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عورتوں سے بیعت کے وقت یہ عہد لیا جاتا تھا کہ کسی معروف بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔ حضور نے مزید وضاحت فرمائی کہ معروف سے مراد شرعی احکام نہیں ہیں بلکہ ہر اچھی بات خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتی ہو۔ اس معروف نے اطاعت کا دائرہ بہت وسیع کر دیا ہے۔ تمام معروف اور تمام منکرات قرآن مجید میں موجود ہیں اور ہر انسان کے ضمیر پر لکھی ہوئی ہیں۔ اس لئے اچھی بات کی نصیحت کرتے رہا کرو لیکن تحکم کے ساتھ نہیں۔ خیر امت کی یہ اتنی مکمل تعریف ہے کہ تمام مسلمانوں کو غور کرنا چاہئے کہ اس آیت کے مطابق وہ کس معیار پر ہیں۔

آیت نمبر ۱۱۴ میں قرآن مجید کے انصاف پر غور کریں۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ اہل کتاب میں سے بھی کچھ لوگ ہیں جو نیکی اور عبادت پر قائم ہیں۔ اور راتوں کو بھی عبادت کرتے ہیں۔ ان کی نیک عادت ثابت کرتی ہے کہ اگر یہ لوگ آنحضرت ﷺ کے دائرہ صحبت میں آجاتے تو وہ ضرور مومن بن جاتے۔

بدھ، ۲۷ر اگست ۱۹۹۷ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ ۱۶ر مارچ ۱۹۹۷ء کو ریکارڈ کی گئی ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۴۴ دوبارہ نشر کی گئی۔ اور کلاس آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۳ سے شروع ہوئی اور ۱۳۹ پر ختم ہوئی۔

حضور انور نے اس کلاس میں ایک نہایت ہی نادر نکتہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ لڑائیوں کے سلسلے میں آیات نمبر ۱۱۱ اور ۱۱۴ میں اہل کتاب کا نمایاں ذکر اس لئے ہے کہ مشرکین کے ساتھ لڑائیاں تو عارضی تھیں لیکن اہل کتاب کے ساتھ اسلام کی جنگ دائمی رہنی تھی جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن یکسر الصلیب ہے۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اہل کتاب بھی تو مشرک ہو چکے ہیں۔ صلیبی جنگیں بھی قرآن مجید کی صداقت پر گواہ ہیں۔ قرآن مجید کے معانی کے فہم کے سلسلے میں حضور نے فرمایا: اگر تلاوت کے دوران کوئی اشکال نظر آئے تو اسے دبائیں نہیں۔ دعا کر کے مطالعہ کریں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اگر انسان عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ سے رہنمائی طلب کرے تو خدا تعالیٰ ضرور تائید فرماتا ہے۔

لڑائیوں کے ذکر کے بعد آیت نمبر ۱۳۱ میں سود کا ذکر چل پڑا ہے۔ وہ اس لئے کہ سودی نظام آخر بڑی بڑی لڑائیوں پر منتج ہوتا ہے اور لڑائی کو آگ سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ اس لئے سود سے کلیۃً بچنے کی نصیحت ہے۔ جو لوگ سود سے اجتناب کریں گے وہ بڑی بڑی جنگوں کے نقصانات سے بھی محفوظ رکھے جائیں گے۔

حضور نے تاکیداً فرمایا ہم نے ان آگوں کو ٹھنڈا کرنا ہے جو سودی نظام کے نتیجے میں جنگوں پر منتج ہونگی۔ صرف خود ہی نہیں بچنا بلکہ تمام دنیا کو اطمینان قلب کی جنت مہیا کرنی ہے۔

اگلی آیات میں اسلامی نظام نو کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ آیت نمبر ۱۳۸ کے سلسلے میں حضور نے فرمایا صرف قرآن مجید ہی ایک کتاب ہے جس نے ۱۴۰۰ سال قبل آثار قدیمہ کی طرف توجہ دلائی۔ آج کل سب اقوام اس سلسلے میں مدد کر رہی ہیں سوائے مسلمانوں کے۔ اس لئے میں توجہ دلاتا ہوں کہ وقف نو میں سے ایک بڑا گروہ اس علم کے حاصل کرنے کے لئے تیار کیا جائے جو اس صدی کی تحقیقات پر قبضہ کر لے۔

جمعرات، ۲۸ر اگست ۱۹۹۷ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ۲۷ر جون ۱۹۹۷ء کی مجلس عرفان کی کارروائی نشر کی گئی۔ سوال و جواب اختصاراً عرض ہیں:

☆کیا قرآن مجید کی آیت "داعیا الی الله وسراجاً منیرا" کے مطابق ایک چراغ اپنی روشنی کم کئے بغیر دوسرے کو منور کر سکتا ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ یہ قرآن مجید کی دوسری آیات سے ثابت ہے۔

☆اگلی دنیا میں کیا افراد خاندان جنت میں ایک دوسرے کو ملیں گے اور پہچان لیں گے؟ حضور انور نے فرمایا اگر جنت میں جائیں گے تو ملیں گے۔ لیکن خدانخواستہ کچھ جہنم میں گئے تو وہ انہیں نہیں دیکھ سکیں گے۔ ہاں خدا کے انبیاء کیونکہ وہ اپنی اپنی امت پر شہید ہونگے اس لئے وہ اپنی امت کے لوگوں کو پہچان لیں گے۔

☆قرآن مجید میں سورہ البقرہ کی آیت ۲۷۷ کے مطابق "یمحق الله الربوٰ و یربی الصدقات" اللہ سود کا مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے لیکن آج کل تو زندگی کے ہر شعبے پر سود حاوی ہے۔ حضور انور نے فرمایا میں نے اس کا تفصیلی جواب Contemporary Issues t میں دیا ہے۔ اس کا مطالعہ کریں۔

☆سورہ بنی اسرائیل میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے: "ولا تقتلوا اولادکم من خشیة املاق" تو کیا اس کا اطلاق ضبط تولید پر ہوتا ہے۔ فرمایا صرف اس صورت میں کہ اگر عورت کی جان خطرے میں ہو۔ اس کے علاوہ کچھ اور وجوہات بھی ہو سکتی ہیں مثلاً ڈاکٹر یہ مشورہ دے کہ آپ کے خون مختلف ہیں اور بچہ ساری زندگی مصیبت میں رہیگا۔ ایسی صورت میں برتھ کنٹرول جائز ہوگا۔ لیکن غربت کے خیال سے ناجائز اور گناہ ہے۔

☆سب مذاہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کو سچا سمجھتے ہیں تو پھر کسی مذہب کی سچائی کے بارے میں کس طرح فیصلہ کیا جائے؟ حضور نے فرمایا Rationality کے ذریعے سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔

☆Limbs Transplantation کے سلسلے میں Cloning پر حضور نے تفصیلاً روشنی ڈالی جو ان کالمز میں پہلے بیان ہو چکی ہے۔

☆حضرت عیسیٰ کی عیسائیت کے عقائد اور پال کے تبدیل شدہ عقائد میں فرق پر روشنی ڈالی گئی۔ Mercy Killing کے نقصانات اور خطرات بیان ہوئے، اور ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی اور جماعت احمدیہ کے درمیان بحث کو شائع نہ کرنے کی وجوہات حضور نے بتائیں اور غیر احمدیوں کا کھلا اعتراف یہ تھا کہ اگر وہ وہ کارروائی چھپ جاتی تو آدھا پاکستان احمدی ہو جاتا۔

جمعۃ المبارک، ۲۹ر اگست ۱۹۹۷ء:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہالینڈ میں منعقد ہونے والی ایک مجلس سوال و جواب کی ریکارڈنگ دکھائی گئی۔ سوال و جواب مختصراً عرض ہیں:

☆بائبل میں مسیح موعودؑ کے آنے کا ذکر کہاں ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی بعثت ثانیہ کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا تم دیکھو گے کہ ابن آدم دوبارہ آئے گا۔ تمام عیسائی اس بات پر متفق ہیں کہ اس میں بعثت ثانیہ کا ذکر ہے اور بعثت ثانیہ کے چند نشان بتائے مثلاً سورج تاریک ہو جائے گا اور اس کے بعد چاند بھی۔ اس کے بعد قرآن نے بھی مسیح کی آمد ثانی کے نشان سورج اور چاند گہن بتائے اور حضرت عیسیٰ کی پیشگوئی کی تصدیق کی۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد نے ۱۸۸۹ء میں مسیحیت کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۹۱ء میں ماہ رمضان میں سورج اور چاند گہن لگ گئے اور بائبل اور قرآن مجید کی پیشگوئیوں نے مسیح کی صداقت ثابت کر دی۔

☆احمدی اسلام اور دوسرے مسلمانوں کے اسلام میں کیا فرق ہے؟۔ فرمایا اسلام میں کوئی فرق نہیں۔ اسی طرح سوال ہوا کہ احمدی مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ حضور نے فرمایا بہت بڑا فرق ہے۔ دوسرے مسلمان تو Medieval علماء پر انحصار مرتے ہیں لیکن ہم احمدی مسلمان آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے اسلام کی پیروی کرتے ہیں یعنی قرآن اور سنت کے پیرو ہیں۔ فرمایا ان کی Intolerance کا یہ حال ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی اسلام چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کر لے تو وہ قابل قتل ہے۔ ہم اسے حماقت تصور کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بیسیوں لوگ صبح کو اسلام قبول کرتے تھے اور شام کو کہہ دیتے تھے کہ ہم مسلمان نہیں ہیں۔ ان میں سے کبھی بھی کوئی قتل نہ کیا گیا۔

☆کیا حضرت عیسیٰ نے آنحضرت ﷺ کے آنے کی پیشگوئی کی تھی؟۔ حضور نے فرمایا کہ انگوروں والی parable میں یہ پیشگوئی موجود ہے۔

☆اسلام عفو کی تعلیم نہیں دیتا؟ فرمایا یہ غلط ہے اسلام تو عفو کی تاکید کرتا ہے خدا تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

☆خدا کے متعلق مختلف تعلیمات ہیں اس لئے ٹھیک اور غلط کا فیصلہ کیسے کیا جائے؟ فرمایا خدا تعالیٰ ہی فرماتا ہے: "خلق الانسان علمه البیان"، ہر انسان کو قوت فیصلہ بخشی گئی ہے۔

☆افغانستان میں امن کیسے قائم ہو سکتا ہے؟ فرمایا احمدیت کے ذریعہ ایک منٹ میں لیکن طالبان کے اسلام سے کبھی بھی نہیں۔

☆قرآن مجید میں جہاد کا حکم لکھا ہوا ہے لیکن بائبل میں نہیں؟۔ حضور نے فرمایا بائبل میں بھی ہے لیکن جہاد کے نام سے نہیں۔ ہر مذہب جہاد کا حکم دیتا ہے جہاد پیغام حق پہنچانے کا نام ہے۔ حضرت عیسیٰ نے بھی انتہائی مصائب کے باوجود پیغام حق پہنچایا۔

عام نوعیت کے اور بھی سوالات تھے جن کے جواب حضور انور پہلے کئی مجالس میں ارشاد فرما چکے ہیں اور قارئین تک پہنچ چکے ہیں۔

(ا۔م۔چ)

آزادی کی پچاسویں سالگرہ پر

محاسبہ کا طریق

(مسعود احمد خان دہلوی)

روئے زمین کے جس جس ملک یا خطہ میں پاکستانی آباد ہیں وہ بھی پاکستان میں رہنے والے اپنے ہموطنوں کی طرح امسال حصول آزادی اور قیام پاکستان پر پچاس سال پورے ہونے کی خوشی میں مختلف تقاریب کے انعقاد کا اہتمام کر رہے ہیں- عالمی سطح پر منائی جانے والی گولڈن جوبلی کی ان تقاریب میں ہم سب پاکستانی حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر دلی مسرت کا اظہار کرنے میں مصروف ہیں- اس موقع پر ہمارا خوش ہونا اور حمد سے لبریز ہو کر خدا تعالیٰ کا شکر بجالانا ایک قدرتی امر ہے-

ہمارے لئے یہ امر انتہائی خوشی اور مسرت کا موجب ہے کہ آج مملکت خداداد پاکستان اپنے قیام پر نصف صدی گزرنے کے باوجود بحمد اللہ تعالیٰ نہ صرف دنیا کے نقشہ پر موجود ہے بلکہ عالمی مسائل میں اہم کردار ادا کرتے ہوئے مسلسل اپنے وجود کا ثبوت دیتا چلا آرہا ہے- ہم کیوں نہ خوش ہوں جبکہ خدا تعالیٰ نے بعض مخالف قوتوں کی ایک ڈینگ اور تعلّی کو عملاً جھٹلا کر اور اس کے وجود کو قائم و برقرار رکھ کر ان مخالف قوتوں کی روسیاہی اور ہمارے لئے سرخروئی کا سامان کیا- ان مخالف قوتوں نے پاکستان کے معرض وجود میں آنے پر بدخواہی اور بدنیتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پیشگوئی کے رنگ میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ پاکستان کی نئی مملکت وسائل اور صلاحیتوں سے تہی دست ہونے کے باعث مشکلات و مصائب کی تاب نہ لا سکے گی اور اپنے وجود سے ہی ہاتھ دھو بیٹھے گی- اس پر بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان کے خاتمہ کی آس لگانے والے مخالفوں کو خبردار کیا کہ ان کی یہ آس کبھی پوری نہیں ہوگی، پاکستان قائم رہے گا اور عالمی سطح پر اہم کردار ادا کر کے اپنے وجود کا ثبوت دیتا چلا جائے گا- آپ نے ۳۰؍اکتوبر ۱۹۴۷ء کو یونیورسٹی سٹیڈیم لاہور کے وسیع و عریض گراؤنڈز میں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا- اپنے اس تاریخی خطاب میں آپ نے مخالفوں کی اس پیشگوئی کا ذکر کرنے کے بعد پاکستان کے باشندوں کو مخاطب کرتے ہوئے بڑے جلال کے ساتھ ایک اعلان فرمایا- اس تاریخی اعلان کے الفاظ یہ تھے :

"آپ لوگ اپنا فرض ادا کرتے چلے جائیں اور خدا پر بھروسہ رکھیں- روئے زمین پر کوئی طاقت ایسی نہیں ہے جو پاکستان کو ختم کر سکے- یہ قائم رہنے کے لئے معرض وجود میں آیا ہے- ہمارا عزم اور ہمارا کام دنیا پر آشکار کر رہا ہے کہ ہم اپنے اس اعلان میں سچے ہیں"-

قائداعظم کے اس پرجوش و پرجلال اور ولولہ انگیز اعلان میں ایسا خلوص اور جذبہ سمویا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مخالف قوتوں کے اندازے، ڈینگیں اور تعلّیاں سراسر غلط ثابت ہوئیں- قائداعظم کے اعلان کے مطابق پاکستان مہیب سے مہیب مصیبت پر قابو پاتے اور آگے سے آگے قدم بڑھاتے ہوئے قائم رہا اور آج بھی بفضل اللہ تعالیٰ قائم و دائم ہے-

آج جبکہ ہم حصول آزادی اور قیام پاکستان کی پچاسویں سالگرہ منا رہے ہیں اور اس طرح پاکستان کے دائمی وجود کا حتمی ثبوت فراہم کرنے کی غرض سے اپنا مقدور بھر کردار ادا کرنے میں کوشاں ہیں مجھے وہ مبارک و مسعود موقع رہ رہ کر یاد آرہا ہے جب ۱۴؍اگست ۱۹۴۸ء کو پاکستان میں مملکت خداداد کی پہلی سالگرہ منائی گئی تھی- پہلی سالگرہ منانے کا وہ خاص موقع اس لئے مبارک و مسعود تھا کہ وہ سالگرہ اس حال میں منائی گئی تھی کہ قائداعظم ابھی حیات تھے اور آپ کی قیادت میں ہی وہ منائی گئی تھی- اس لحاظ سے اس سالگرہ کو تاریخی اہمیت حاصل ہے اور ہمیشہ حاصل رہے گی- اس مبارک و مسعود موقع پر قائداعظم نے قوم کے نام ایک تاریخی پیغام دیا تھا- وہ پیغام ہم جملہ اہل پاکستان کے لئے دائمی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ وہ پاکستان کو قائم و دائم رکھنے میں ہمیں ہمارے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنے والا ہے اور اس لحاظ سے ہمارے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے- اس پیغام کی دائمی اہمیت کے پیش نظر ضروری ہے کہ یہ بار بار اور تکرار دہرایا جاتا رہے تاکہ ہم اس سے رہنمائی حاصل کر کے اسی طرح پاکستان کی بے لوث اور انتھک خدمت کرنے والے بنیں جس طرح قائداعظم کی رہنمائی میں آپ کے ابتدائی ساتھیوں نے پہلے سال کے دوران فریضہ خدمت ادا کر کے پاکستان کو قائم و دائم رکھنے میں سر دھڑ کی بازی لگائے رکھی- آیئے آج ہم جبکہ قیام پاکستان کی پچاسویں سالگرہ منا رہے ہیں قائداعظم کے اس پیغام کو گوش ہوش سے سنیں اور اس پر عمل پیرا ہوں تاکہ ہم پچاسویں سالگرہ منانے کا حق ادا کرنے کے قابل ہو سکیں- قائداعظم کا یہ پیغام The Speeches of Quaid-i-Azam نامی انگریزی کتاب میں طبع شدہ موجود ہے- یہ کتاب سنگ میل پبلیکیشنز لاہور نے ۱۹۸۹ء میں شائع کی تھی- اس کے بعض اقتباسات کا اردو ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں-

قائداعظم نے پاکستان کے قیام کے بعد پہلے ایک سال کے دوران حاصل ہونے والی حیرت انگیز کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

"آج ہم اپنی آزادی کی پہلی سالگرہ منا رہے ہیں- آج سے ٹھیک ایک سال قبل مکمل اقتدار پاکستان کے عوام کے ہاتھوں میں سونپا گیا تھا اور حکومت پاکستان نے پہلے سے رائج شدہ آئین کو نئے تقاضوں کے مطابق ڈھال کر اس کے تحت مملکت کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں سنبھالی تھی- ہم نے اس پہلے سال کی ذمہ داریوں کو عزم و ہمت اور پیش بینی کی آئینہ دار حوصلہ مندی سے ادا کیا ہے- اس ایک سال میں ہم نے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں اور جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں ان کا ریکارڈ حیرت انگیز ہے- دشمن کی ہر چال اور حربہ کو ناکام بنا کر اس کا مونہہ پھیرنے میں ہم کامیاب رہے- ان حربوں میں نسل کشی اور انسانوں کے قتل عام کے سوچے سمجھے منصوبہ کو مرکزی حیثیت حاصل تھی- اس بیرونی محاذ پر کامیابی کے علاوہ اندرونی طور پر بھی ہم حقیقی تعمیری کاموں کو جاری رکھنے اور آگے بڑھانے میں بھی ہم کامیاب رہے- ہمارے تعمیری اور اصلاحی کاموں کا نتیجہ ہمارے حقیقی دوستوں اور بہی خواہوں کی توقعات سے بھی کہیں بڑھ کر نکلا- ان کامیابیوں اور کامرانیوں پر میں آپ سب کو نیز وزیر اعظم کی سرکردگی میں کام کرنے والے وزیروں، دستور ساز و قانون ساز اسمبلی کے ممبروں، مختلف انتظامی محکموں کے افسروں نیز دفاعی افواج کے سربراہوں اور جوانوں کو مبارکباد دیتا ہوں- انہوں نے اس قدر مختصر عرصہ میں بہت کچھ کر دکھایا ہے اور بڑی اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں- میں پاکستان کے باشندوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں- پہلے سال کے منصوبوں کو روبعمل لانے اور آگے بڑھانے میں ہم نے جو کوششیں کیں انہوں نے ہمارا ہاتھ بٹانے میں صبر و تحمل اور حقیقی امداد و تعاون کا بہت اچھا نمونہ پیش کیا-"

قائداعظم نے پہلے ایک سال کی مدت میں اہم اور عظیم الشان کارنامے سرانجام دینے اور بڑی ہی اہم کامیابیاں حاصل کرنے پر اپنے ہموطنوں کو مبارکباد دینے کے بعد یہ امر ان کے ذہن نشین کرایا کہ ہم نے جو کچھ کر دکھایا ہے وہ اہم اور عظیم الشان ہونے کے باوجود ناکافی ہے- ابھی تو ابتداء ہے آئندہ ہمیں ان سے کہیں بڑھ کر اہم اور عظیم الشان کام سرانجام دینے ہیں- انتھک محنت اور قربانیوں میں تسلسل کے بغیر قومیں ترقی نہیں کیا کرتیں- ان کے لئے بڑی بڑی آزمائشوں میں سے گزر کر مسلسل آگے بڑھنا اور بڑھتے چلے جانا ضروری ہوتا ہے- چنانچہ قائداعظم نے فرمایا :

"لیکن یہ سب کچھ کافی نہیں ہے- یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ پاکستان کا قیام ایک ایسی حقیقت ہے جس کی تاریخ عالم میں کوئی دوسری مثال موجود نہیں ہے- یہ دنیا کی عظیم ترین مسلم مملکتوں میں سے ایک مملکت ہے- جوں جوں وقت گزرے گا اسے سال بہ سال نہایت اہم اور عظیم کردار ادا کرنا ہوگا- یہ کردار ادا کرنا اس کے لئے مقدر ہے لیکن یہ تقدیر مشروط ہے اس امر کے ساتھ کہ ہم پوری دیانتداری، سنجیدگی و سرگرمی سے پاکستان کی بے لوث خدمت کو اپنا شعار بنائیں- مجھے اپنے لوگوں پر پورا اعتماد ہے کہ وہ اسلامی تاریخ کی عظمت و شان کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی قدیم روایات کے عین مطابق ہر موقع پر آگے آئیں گے اور ہر آزمائش میں پورے اتریں گے-"

قائداعظم نے اپنے پیغام میں یہ باور کرانے کے لئے کہ پاکستان کا ہر دشمن خطرناک چالوں اور ریشہ دوانیوں کو جاری رکھ کر پاکستان کو آئندہ بھی نقصان پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گا اس کی بعض ان چالوں اور ریشہ دوانیوں کا اعادہ کے رنگ میں پھر ذکر کیا جو اس نے شروع میں پاکستان کو ختم کرنے کے لئے کیں اور اس طرح قوم کو آئندہ بھی ان سے خبردار رہنے اور انہیں ناکام بنا کر آگے بڑھنے اور بڑھتے چلے جانے کی تلقین کے رنگ میں فرمایا :

"ہماری نئی مملکت کو اس کی پیدائش کے معاً بعد ہی دوسرے ذرائع سے گلا گھونٹ کر ختم کر دینے میں ناکامی سے مایوس ہونے کے بعد ہمارے دشمنوں کو امید تھی کہ وہ اپنی اقتصادی چالوں کے ذریعہ اپنے دلی مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے- بغض و عناد یا بدنیتی کی گھڑی ہوئی بودی دلیلوں اور استدلال کی باریکیوں سے کام لے کر انہوں نے یہ پیش گوئی کرنے میں کوئی عار محسوس نہ کی کہ پاکستان کنگال ہو کر رہ جائے گا- ان کا خیال یہ تھا کہ جو مقصد فتنہ و فساد کی آگ اور تلوار سے حاصل نہ ہو سکا تھا وہ نئی مملکت کی تباہ حال مالیات و معیشت کے ذریعہ حاصل ہوئے بغیر نہ رہے گا لیکن شیطانی پیشگوئیاں کرنے والے یہ لوگ کلی طور پر نامراد ہو کر اپنا سا مونہہ لے کر رہ گئے- ہمارا پہلا بجٹ بچت کا بجٹ تھا- تجارت کا توازن ہمارے حق میں ہے اور اقتصادی میدان میں ہمہ جہتی بہتری و ترقی کی سمت میں ہماری پیشقدمی مسلسل جاری ہے-

جہاں تک کسی نئی مملکت کی ترقی کو جانچنے اور اس کے مستقبل کے بارہ میں کوئی اندازہ لگانے کا تعلق ہے اس کی تاریخ کے ابتدائی ایک سال کا عرصہ بہت ہی مختصر عرصہ ہے لیکن جس طریق اور انداز سے گزشتہ بارہ ماہ کے انتہائی مختصر عرصہ میں مہیب مشکلات پر قابو پایا گیا ہے اور جس مستحکم رنگ میں ترقی کا حصول ممکن ہوا ہے اس سے پرامید مستقبل کے حق میں ایک مضبوط بنیاد فراہم ہوتی ہے- نظم و نسق کے میدان میں ہمیں اپنے سفر کا آغاز صفر سے کرنا پڑا اور بالخصوص مغربی پنجاب میں تو حالت یہ تھی کہ نظم و نسق کا پورا سلسلہ گویا مفلوج ہوا پڑا تھا لیکن یہ کہتے ہوئے مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہم نے اپنی مملکت کے استحکام کو لاحق ہونے والے جملہ خطرات کا بڑی کامیابی سے مقابلہ کیا ہے- مزید برآں اس زمانہ کے بعض بڑے اور گھمبیر مسائل کے بارہ میں حکومت پاکستان نے نہ صرف یہ کہ بڑی ہمت و عزیمت کا مظاہرہ کیا ہے بلکہ اس نے یہ بھی ثابت کر دکھایا ہے کہ وقتاً فوقتاً جو عالمی مسائل سر اٹھاتے رہتے ہیں ان سے مؤثر طور پر نمٹنے کی اس کے اندر پوری صلاحیت موجود ہے-"

اپنے پیغام کے آخر میں قائداعظم نے پاکستان کے جملہ شہریوں کو تعمیر وطن کا فریضہ پوری مستعدی اور دلجمعی سے ادا کرنے اور شاہراہ ترقی پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا :

"قدرت نے آپ کو ہر چیز عطا کی ہے اور غیر محدود وسائل سے آپ کو نوازا ہے- آپ کی مملکت کی مستحکم بنیادیں ڈال دی گئی ہیں- اب یہ آپ کا کام ہے کہ ان بنیادوں پر پرشکوہ عمارت تعمیر کریں اور اس قدر تیزی اور عمدگی سے تعمیر کریں جتنا کہ آپ کے لئے ممکن ہے- پس آگے بڑھیں اور بڑھتے چلے جائیں- میری دعا ہے کہ خدا آپ کے ساتھ ہو اور کامیابی آپ کے قدم چومے- پاکستان زندہ باد"-

حصول آزادی اور قیام پاکستان کی پہلی سالگرہ کے تاریخی موقع پر دیا جانے والا قائداعظم کا یہ تاریخی پیغام ایک نمونہ یا آئینہ کی حیثیت رکھتا ہے جسے سامنے رکھ کر یا جس میں اپنا عکس دیکھ کر ہم اپنا محاسبہ کر سکتے ہیں اور بخوبی اندازہ لگا

سکتے ہیں کہ دیانتداری و کفایت شعاری اور قربانی و ایثار کے اوصاف سے متصف ہو کر ہم نے کس برق رفتاری کے ساتھ آگے بڑھنا شروع کیا تھا اور کس طرح دشمنوں کے بدارادوں اور منفی نوعیت کی امیدوں پر پانی پھیر کر رکھ دیا تھا نیز یہ کہ آج پچاس سال کا عرصہ گزرنے کے بعد کس قدر ست پڑ چکی ہے ہماری رفتار- پہلے اگر ہم آسمان کی وسعتوں میں پرواز کر رہے تھے تو اب زمین پر رینگ رینگ کر آگے بڑھنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں- اس وقت ہم پاکستانیوں کی اور ہمارے اللّے تللّوں کی وجہ سے خود ملک کی جو حالت ہو چکی ہے اس درد بھری کہانی کو میں یہاں چھیڑنا نہیں چاہتا اس سے سب درد مند اچھی طرح واقف و آگاہ ہیں-

اس ضمن میں اصل غور طلب بات یہ ہے کہ نہایت شاندار اور امید افزا آغاز کے باوجود ہم اس حالت کو کیوں اور کیسے پہنچے؟ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ ہم نے قائد اعظم کے اصولوں کو ترک کر کے دوسروں کے اشاروں پر ناچنا شروع کر دیا- قائد اعظم بلند پایہ و عالی مرتبت صاحب فراست و بصیرت انسان تھے جو نئی زمانہ ہر شعبہ علم میں مغرب کی بے پناہ فوقیت کی وجہ سے عالمگیر سطح پر رونما ہونے والے انقلاب عظیم اور یکسر نئی عالمی صورتحال اور اس کے تقاضوں سے اچھی طرح آگاہ تھے- ان تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ نے ہم اہل پاکستان کے لئے ملکی معاملات کو کامیابی سے چلانے کی ایک راہ عمل متعین کی تھی- آپ نے پاکستان کے معرض وجود میں آتے ہی اولین فرصت میں مجلس دستور ساز میں ایک پالیسی ساز تقریر ارشاد فرمائی- بنیادی اہمیت کی حامل اپنی اس تقریر میں آپ نے رہنما اصول کے طور پر اس راہ عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اگر ہم اپنی اس مملکت پاکستان کو خوشیوں سے معمور اور خوشحال بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی بھرپور اور مکمل توجہ مملکت کے شہریوں اور ان میں سے بھی بالخصوص عوام الناس اور طبقہ غرباء کی فلاح و بہبود پر مرکوز کر دینی چاہئے- اگر آپ باہمی تعاون کو لازم پکڑتے ہوئے مل جل کر کام کریں گے، ماضی کی تلخیوں کو فراموش کر دیں گے اور گزشتہ را صلوٰت کو اپنا اصول بنائیں گے تو یقیناً آپ ترقی کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے- اگر آپ ماضی کی روش کو بدل کر آپس میں تعاون کرتے ہوئے اس جذبہ کے تحت کام کریں گے کہ ہر شخص خواہ اس کا تعلق کسی فرقہ سے ہو اور خواہ ماضی میں اسکے تعلقات آپ کے ساتھ کیسے ہی رہے ہوں اور خواہ اس کا رنگ، اس کی نسل اور اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو وہ اول و آخر اس مملکت کا شہری ہے اور یکساں ذمہ داریوں کے پہلو بہ پہلو مساوی حقوق کا سزاوار ہے تو آپ کی ترقی کی کوئی انتہا نہ رہے گی-

میں اس (روشن اور مبرہن حقیقت) پر زیادہ زور نہیں دے سکتا (اس لئے کہ عیاں راچہ بیاں- مترجم) ہمیں بہرحال اس جذبہ کے تحت کام شروع کر دینا چاہئے- وقت کے ساتھ ساتھ یہ اکثریتی فرقے، ہندو فرقے اور مسلم فرقے کے باہمی تفرقے سب مٹ جائیں گے- جیسا کہ آپ جانتے ہیں مسلمانوں میں پٹھان، پنجابی، شیعہ، سنی وغیرہ کی تفریق موجود ہے اور اسی طرح ہندوؤں میں برہمن، ویش، کھتری وغیرہ کی علیحدہ علیحدہ ذاتیں پائی جاتی ہیں نیز بنگالی اور مدراسی وغیرہ کی تفریق اس کے علاوہ ہے- وقت گزرنے کے ساتھ یہ سب اختلاف و امتیاز ناپید ہو جائیں گے- اگر آپ مجھ سے پوچھیں تو میں کہوں گا کہ بلاشبہ یہ اختلافات ہندوستان کی آزادی و خود مختاری کے حصول کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بنے رہے- اگر ان اختلافات کو ہوا نہ دی جاتی تو ہم بہت عرصہ پہلے ہی آزاد ہو گئے ہوتے- کوئی قوم دوسری قوم کو اور خاص طور پر چالیس کروڑ روحوں کو غلام نہیں بنا سکتی تھی- اگر یہ رکاوٹ نہ ہوتی تو کوئی طاقت آپ پر فتح نہیں پا سکتی تھی اور اگر ایسا ہو بھی جاتا تو کوئی طاقت آپ کو لمبے عرصہ تک غلامی کے جوئے کے نیچے نہیں رکھ سکتی تھی- اسی لئے میں کہتا ہوں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے- آزاد ہیں اب آپ- آپ اس مملکت پاکستان میں آزاد ہیں اپنے مندروں میں جانے میں- آپ آزاد ہیں اپنی مسجدوں یا دوسری عبادتگاہوں کے اندر جانے (اور اپنے اپنے عقیدے کے مطابق عبادت کرنے) میں- آپ خواہ کسی مذہب، فرقے یا عقیدے سے تعلق رکھتے ہوں کاروبار مملکت کا اس سے کوئی تعلق یا واسطہ نہ ہو گا......

ہمیں اس نصب العین کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے- وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ دیکھیں گے کہ ہندو، ہندو نہیں رہیں گے اور نہ اسی طرح مسلمان، مسلمان رہیں گے، مذہبی معنوں میں نہیں کیونکہ یہ تو ہر شخص کے ذاتی عقیدے کی بات ہے البتہ سیاسی لحاظ سے سب ایک ہی مملکت کے شہری ہوں گے-" (صفحہ ۱۴ تا ۱۹)

ہم نے قائد اعظم کے اس رہنما اصول کو جو ہماری قومی بقا اور بے انتہا ترقی کا ضامن تھا طاق نسیان میں رکھ کر یکسر فراموش کر ڈالا اور ان لوگوں کو اپنا رہنما تسلیم کر لیا اور ان کے پیچھے چلنا شروع کر دیا جو اپنی یکطرفہ علمی حیثیت کے باعث اس زمانہ کی عالمی صورتحال اور اس کے ناگزیر تقاضوں کے شعور سے یکسر عاری تھے، نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں خون آشام فرقہ واریت اور ہلاکت آفریں لسانی و علاقائی عصبیت در آئی- اس طرح متحدہ پاکستانی قومیت کا احساس معرض خطر میں پڑے بغیر نہ رہا-

حالات کتنے ہی دگرگوں کیوں نہ ہو گئے ہوں گھبرانے اور مایوس ہونے کی ضرورت نہیں- ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم قائد اعظم کی متعین کردہ راہ کی طرف واپس لوٹیں اور آپ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح متحد و مربوط قوم کی شکل اختیار کریں-

گوناگوں تجربات بہت ہو چکے- ان کے خمیازے بھگتنے میں ہی ہم نے پچاس سال گزار دیئے- ہمیں لازماً قائد اعظم کی طرف واپس آنا ہو گا-

☆......☆......☆

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

ذکر میں فرمایا کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں اتنی زیادہ ملاقاتیں اور اتنی زیادہ مجالس ہوئیں کہ لگتا ہے کہ لمبا عرصہ ہو گیا ہے۔ ساری جرمنی کی جماعت ہی مصروف رہی ہے اور انتھک مصروف رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جتنے بڑے کام یہاں شروع ہوئے ہیں شاید ہی کسی اور ملک میں اس طرح شروع ہوئے ہوں جس طرح جماعت جرمنی نے بنیاد ڈالی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس کے حوالے سے احباب کو ضروری نصائح فرمائیں اور فرمایا کہ چونکہ یہ بیعتوں کا دور ہے اور کثرت سے بیعتیں ہو رہی ہیں اس لئے اس نصیحت کو ہر بیعت کنندہ تک پہنچانا چاہئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بیعت تخم ریزی ہے اعمال صالحہ کی۔ گویا بیعت کے ذریعہ اعمال صالحہ کا بیج بویا گیا ہے اور اس سے اعمال صالحہ کا درخت پھوٹنا چاہئے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام نے بیعت کے ساتھ توبہ کے مضمون کے ربط کو بیان کرتے ہوئے نصیحت فرمائی ہے کہ بیعت کے نتیجے میں آپکے اندر پاک تبدیلیاں آنی چاہئیں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنا چاہئے۔ لیکن اس کے لئے امداد الٰہی کی سخت ضرورت ہے۔ جس طرح کوئی بیج لگایا جائے تو اس کی مسلسل نگہداشت ضروری ہوتی ہے اسی طرح اگر بیج بو کر صرف دعا کرتے ہیں تو محروم رہیں گے۔ اگر محنت کے ساتھ دعا نہ ہو اور دعا کے ساتھ محنت نہ ہو تو یہ مضمون ادھورا رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کی روشنی میں بتایا کہ بعض لوگ بظاہر بڑے متقی اور نمازی ہوتے ہیں مگر خدا سے امداد نہیں ملتی اس لئے کہ وہ رسمی عبادت کرتے ہیں۔ اگر نمازوں کے ذریعہ خدا کا قرب حاصل نہیں ہوتا اور اس کی طرف سفر نہیں ہوتا تو وہ نمازیں ہیں خالی نمازیں ہیں جن پر شیطان حملہ آور ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نومبائع اگر خدا کے قرب کے ارادے سے قدم اٹھائے اور سفر شروع کرے تو پھر وہ خدا کے فضل سے کبھی ٹھوکر نہیں کھاتے بلکہ ٹھوکر کھانے والوں کو بچا لیتے ہیں۔ پس تقویٰ، عبادت اور ایمانی حالت میں کرو۔

حضور نے بتایا کہ جماعت کے معاندین کا یہ حال ہے کہ اگر کسی جگہ جماعت ترقی کرے، لوگ سچائی کو قبول کریں تو انہیں ایک آگ لگ جاتی ہے لیکن دنیا بھر میں مسلمان بدیوں میں مبتلا ہوں ان کی اخلاقی اور ایمانی حالت خراب سے خراب تر ہوتی چلی جائے، وہ شراب نوشی، جوئے بازی میں مبتلا ہوں مگر انہیں اس کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ قرآن مجید نے بتایا ہے کہ "لیغیظ بهم الکفار" کہ جب خدا کا پودا نشوونما پائے گا تو ان کے دشمن غیظ و غضب میں جلیں گے لیکن ناممکن ہے کہ یہ ترقی روک سکیں۔ کہاں یہ ترقی روک سکے ہیں۔ ہاں شور ضرور مچاتے ہیں۔ اور کچھ پیشہ ور پیسے کمانے والے گھومتے ہیں کہ اس جماعت میں داخل نہیں ہونا مگر یہ ترقی کو کہاں روک سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اس طرح دشمن کوشش کرتا ہے کہ خدا کے بندوں کو خدا کی راہوں سے روکے اور صرف خدا کی راہوں سے روکتا ہے باقی راہوں کی اسے کچھ بھی پرواہ نہیں۔

حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی روشنی میں بھی کہ رات کو اپنے آپ کو درست کرو اور دن کو دوسروں کو ہدایت کرو، احباب کو نصیحت فرمائی کہ تہجد آپ کو دوسروں کو نصیحت کرنے کے لئے پہلے سے بہتر طور پر تیار کرتی ہے۔ راتوں کو جاگنا اپنے نفس کی درستی کے لئے ضروری ہے۔ تہجد کا مقصد یہ ہے کہ انسان بدیوں سے خالی ہو کر مقام محمود تک پہنچے جس تک خدا پہنچائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر آپ ان نصائح کو ان باریکیوں کے ساتھ مضبوطی سے تھام لیں جن باریکیوں کے ساتھ حضور علیہ السلام نے یہ نصائح فرمائی ہیں تو خدا کے فضل سے آپ اس تیزی سے ترقی کریں گے کہ جن کو آپ آج ترقی کہہ رہے ہیں یہ ان کے مقابلے میں معمولی دکھائی دیں گی۔

اذکروا موتاکم بالخیر

میاں محمد عبدالرزاق مرحوم

میاں عبدالرزاق صاحب ولد محمد عبدالرحمان صاحبؓ مرحوم انجینئر لاہور مورخہ ۲۰/ اگست ۱۹۹۷ء بروز بدھ دل کی حرکت بند ہو جانے سے بعمر ۶۶ سال وفات پا گئے۔ آپ کی وفات امریکہ میں ہوئی جہاں آپ ۱۹۷۶ء سے مقیم تھے۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور جمعہ ۲۲/ اگست کو مسجد فضل لندن میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور بعد ازاں احمدیہ قبرستان بروک وڈ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

میاں عبدالرزاق حضرت میاں نظام الدین صاحبؓ صحابی مرحوم کے پوتے اور ایک دوسرے صحابی حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ مرہم عیسیٰ مرحوم کے نواسے تھے۔ حکیم محمد حسین صاحبؓ مرہم عیسیٰ مرحوم چراغ دین صاحب رئیس لاہور کے بیٹے تھے جو مشہور خاندان میاں فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ خاندان پورے کا پورا ۱۸۹۲ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس خاندان میں ۸۰ سے زائد افراد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ خاندان خلفاء اور سلسلہ احمدیہ سے والہانہ محبت رکھتا ہے۔ اس خاندان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے گھر میں ٹھہرانے کی شرف بھی حاصل ہے۔

میاں محمد عبدالرزاق نے ٹیکسٹائل انجینئرنگ کی تعلیم ۱۹۶۲ء میں مکمل کی۔ اس کے بعد پاکستان میں اعلیٰ عہدوں پر ملازمت کے بعد ۱۹۷۶ء میں امریکہ منتقل ہو گئے۔ وہاں کافی عرصہ اعلیٰ عہدوں پر ملازمت کے بعد صحت کی خرابی کی وجہ سے ریٹائرڈ ہو گئے تھے۔ دو دفعہ دل کے دورے ہوئے، تیسرا دورہ مہلک ثابت ہوا اور وہ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ باوجود صحت کی خرابی کے جماعتی کاموں میں حصہ لیتے تھے۔ Connecticut. U.S.A میں جماعت احمدیہ کی میٹنگز اور عیدین کی نمازیں ان کے گھر پر پڑھی جاتی ہیں۔ وہ خلق خدا سے بہت محبت رکھتے تھے، نہایت شیریں کلام اور بے حد ہمدرد انسان تھے۔ طبیعت میں بہت انکساری تھی۔ خلق خدا کی مدد کے لئے ہر لحہ کوشاں رہتے تھے۔ بہت ہنس مکھ تھے۔ ہر بڑا چھوٹا ان کے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے آپکا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ آپ کو سعادت حج بیت اللہ بھی نصیب تھی۔ الحمدللہ۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور بلندی درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور مرحوم کی خوبیوں کا وارث بنائے۔

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

مجلس سوال و جواب

(۱۰ر جنوری ۱۹۹۷ء)

مرتبہ : یوسف سلیم ملک

(ادارہ الفضل مجلس سوال وجواب کی روئیداد اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

قرآن کریم کی جمع و تدوین سے پہلے تلاوت کا طریق

قرآن کریم کی موجودہ ترتیب سے پہلے صحابہ کے وقت میں تلاوت قرآن کریم کا کیا طریق کار تھا؟۔ حضور نے فرمایا، قرآن فرماتا ہے " فاقرء وماتیسر من القرآن" (سورہ المزمل)۔ قرآن کریم میں سے جو میسر آئے اس کی تلاوت کرو اور دوسرے قاری اور حفاظ بھی تو بڑی کثرت سے موجود تھے۔ جوں جوں قرآن کریم نازل ہو رہا تھا حفاظ کی گنتی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ یہاں تک کہ ایک سریہ میں ستر حفاظ شہید ہوئے اور وہ سب حافظ قرآن تھے اب بتائیے کہ کتنی بڑی تعداد تھی مسلمانوں کی جو قرآن کی عاشق تھی۔ جوں جوں قرآن اترتا تھا ساتھ کے ساتھ اس کو یاد کرتے چلے جاتے تھے۔ ترتیب کے متعلق صحابہ کو پورا علم نہیں تھا البتہ پتہ تھا کہ کون سی آیتیں پہلے نازل ہوئی ہیں اور بعد میں کون سی نازل ہوئی ہیں۔ یا کس موقع پر کون سی آیت نازل ہوئی ہے۔ رہی ترتیب کی بات تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کتاب کو جو لکھنے والے تھے ان کو لکھوایا کرتے تھے کہ یہ آیت فلاں جگہ لکھو۔ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے جبریل نے بتایا ہے کہ یہ آیت فلاں جگہ لکھو اور یہ سورۃ پہلے ہوگی، یہ بعد میں ہوگی، یہ اس کے بعد ہوگی۔ آپؐ تمام کاتبوں یعنی لکھنے والوں کو یہ بتاتے تھے اور بہت سے اور بھی بزرگ صحابہ تھے جو آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ آپؐ ان کو بھی بتا دیتے تھے

حضرت عثمانؓ کا امت مسلمہ پر احسان

پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا احسان یا خدمت ایسی ہے جو خدا نے ان کو بڑا مقام بخش دیا۔ انہوں نے یہ کارنامہ سر انجام دیا کہ صحابہ کی زندگی میں وحی قرآن لکھنے والوں کی زندگی میں جب کہ پہلی نسل موجود تھی تمام صحیفوں کو جو مختلف جگہوں پر تھے، بعض صحیفے لوگوں کے گھروں میں تھے، آپ نے ان سب کو اکٹھا کروایا اور ہر تلاوت کے ساتھ حفاظ قرآن کی گواہیاں لیں کہ یہ اسی طرح ہے، اسی تلاوت کے ساتھ آپ نے بھی سنا تھا۔ مختلف قرأتیں جو اس وقت رائج تھیں ان کو الگ کر دیا کیونکہ وہ مختلف قبائل کی خاطر مختلف قرأتیں بھی ایک ہی آیت میں موجود تھیں تو چونکہ آیت وہی لی جاتی تھی جو ایک قرأت سے تعلق رکھتی ہو ورنہ قرآن کریم میں ایک رخنہ سا پڑ جاتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا یہ انتظام فرمایا کہ قریش کی زبان کی جو قراءت ہے اس کو فوقیت دی ہے۔ یہی وہ اصل زبان ہے جس میں قرآن کریم اترا ہے۔ اور یہ زبان تھی بھی سب سے زیادہ فصیح و بلیغ۔ پس اس قراءت کو قبول کیا گیا اور ہر دفعہ حلفیہ گواہیاں لی گئیں اور جب اتفاق دیکھا تب اس کو وہاں رکھا اور ترتیب کے متعلق صحابہ کا یہ مسلسل Consensus ہے اس دور کے صحابہ نے اتفاق کیا کہ ہاں یہی قرآن ہے، اسی ترتیب سے ہمیں بتایا گیا۔ اگرچہ نازل ہونے کی ترتیب الگ الگ ہے لیکن قرآن کریم کی جو ترتیب خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے نزول کے بعد وہ یہی ہے جس میں اب قرآن ہے۔ اب یہ کتاب محفوظ ہو گیا۔ تبھی رسول اللہ ﷺ جب جلدی جلدی قرآن پڑھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب ہو کر فرمایا " لا تحرك به لسانك لتعجل به. ان علینا جمعه و قرآنه"(سورہ القیامۃ)۔ زبان کو تیز تر حرکت دینے کی ضرورت نہیں ہے کہ یاد رہے کہ کیا نازل ہوا ہے۔ "ان علینا جمعه و قرآنه" ہمارا ذمہ ہے اس کو جمع کرنا اور اس کا تحریر میں لانا۔ تو اس موقع پر جمعہ کہنے کا کیا تعلق تھا۔ جو زبان کو حرکت دے رہے ہیں وہ تو حفظ کے پیش نظر تھا مگر یہ بتا رہا ہے کہ یہ الٰہی کلام ہے رسول اللہ کے اپنے دماغ میں نہیں آسکتا تھا۔ اس کا جمع سے کیا تعلق یہ بعد میں ہوئی تھی کہ اس کا جمع کرنا اور اس مجموعہ کی حفاظت کرنا، پھر اس کا پڑھا جانا اور قرأ کا تعلق لکھنے سے بھی ہے اس لئے میں نے کہا ہے اس کے لکھنے کا انتظام ہوا۔ اب تو قراءت کا تعلق دیکھ کے پڑھنے سے نہیں ہے مگر اصل میں عربی میں جب اقرء کہتے ہیں تو کسی کے سامنے کوئی چیز ہو اس کو دیکھ کر پڑھنے کو کہتے ہیں۔ تبھی جب قرآن کریم کی پہلی آیت نازل ہوئی یعنی "اقرء باسم ربك الذی خلق" تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے جبریل سے فرمایا "ما انا بقاریء" میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ تو بعض لوگ اس کا یہ مطلب لیتے ہیں کہ میں نہیں پڑھوں گا مگر اصل میں "ما انا بقاری" کا مطلب یہ تھا کہ آپ سمجھ رہے تھے کہ قراءت کا لفظ تو کسی صحیفے کو دیکھ کر اس کے پڑھنے کو کہتے ہیں۔ تو اس لئے میں نے کہا کہ 'جمعه و قرآنه' میں کتابت شامل ہے تو مراد یہ تھی کہ اس کا جمع کرنا اور اس کا تحریر میں لانا اور اس کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے۔ اس لئے اے رسول ! تو بالکل مطمئن رہ۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ کے وصال کے بعد یہ انتظام ہوا اور انتہائی پختہ انتظام ہے آج تک کتنے اختلافات ہوئے لیکن یہ قرآن جو صحیفہ عثمان کہلاتا ہے یہ ماشاء اللہ بغیر کسی تبدیلی کے اسی طرح چلا آرہا ہے۔

زوال نعمت سے بچنے کی دعا

احادیث میں مذکور ہے کہ آنحضورؐ زوال نعمت سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ کون سے منطقی ذرائع ہیں جن کو مد نظر رکھ کر ہم قومی اور انفرادی طور پر زوال نعمت سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں منطقی ذریعہ تو کوئی ہے ہی نہیں۔ زوال نعمت کے متعلق قرآن کریم نے اصول بیان فرمادیا ہے "ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم"(سورہ الرعد آیت ۱۲)، ایک یہ آیت ہے، دوسری آیت میں یہی مضمون نعمت کے لفظ کے ساتھ بھی ہے یعنی بالکل اسی مضمون کی آیت اسی طرز کی ہے اس میں لفظ نعمت کا بھی ذکر ہے۔ جب تک نعمت کو نہ چھوڑ دیں خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ وہ زوال نعمت نہیں ہونے دیتا۔ مراد اس سے یہ ہے کہ جب تک قوم اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا نہ کرے کہ وہ نعمت کو نظر انداز کر دے اور نعمت کی طرف پیٹھ پھیرے۔ جب کوئی قوم یہ کر گزرتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ زبردستی کسی کو نعمت نہیں دیا کرتا نہ کسی کی نعمت کو برقرار رکھتا ہے۔

پس جہاں تک زوال نعمت کا تعلق ہے مراد یہ ہے کہ مسلمان قرآن کریم کی طرف پیٹھ پھیرنے والے نہ ہوں۔ اگر انہوں نے پیٹھ پھیری اور " واذا انعمنا علی الانسان اعرض ونا بجانبه" کا مصداق بن گئے تو پھر یہ نعمت سنبھالی نہیں جائے گی۔ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ جب تک کوئی قوم خود اپنی نعمت کو قائم رکھنے کا ارادہ نہ رکھتی ہو اللہ تعالیٰ زبردستی اس کی نعمت کو قائم نہیں رہنے دیتا۔

تائید الٰہی صداقت کا اصل نشان ہے

جرمنی کے شہر کولون میں ایک ترکی عالم جمال الدین ایلان نے مسلمانوں کا خلیفہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا پھر وہ کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ اب اس کا بیٹا خلیفہ بنا ہوا ہے۔ اس قسم کی خلافت کا جواز کیا ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب میں جرمنی کے دورہ پر گیا تھا وہ ملنے آئے تھے۔ چند گنتی کے آدمی ہیں اور ان میں سے بھی جو دو چار خاندان مجھ سے ملنے کے لئے آئے تھے وہ احمدیت سے اتنے متاثر ہوئے تھے کہ غالبًا ایک حصے نے تو بیعت کر لی تھی اور ایک حصہ نے کہا تھا کہ ہم قائل ہو گئے ہیں لیکن بیعت کی توفیق نہیں۔ پس ان کا تو یہ حال ہے۔ وہ کچھ بھی نہیں۔ ان کی طرف توجہ کی ضرورت ہی نہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ انہوں نے اللہ پر افتراء کیا ہے۔ مگر بعض لوگوں کے دل میں یہ مضمون آجاتا ہے کہ ہم بزرگ ہیں بس، اور دعویٰ کر دیتے ہیں لیکن اس دعویٰ کو خدائی تائید حاصل نہیں ہوتی۔ تائید الٰہی اصل میں نشان ہے اکیلا دعویٰ کافی نہیں ہے۔

ہر احمدی گھرانے میں ڈش لگوائی جائے

حضور ایدہ اللہ نے ڈش انٹینا کے بارہ میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا ہر گھر میں ڈش انٹینا لگوائیں۔ مراکز کافی نہیں ہوا کرتے۔ یہ بات انسانی فطرت کے خلاف ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں کوئی شخص روزانہ اٹھ کے اپنے بچوں کو لے کر کسی جگہ جائے، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے ہر احمدی کے گھر میں ڈش انٹینا لگنا ضروری ہے۔ پھر آپ کو بہت بڑا فائدہ پہنچے گا۔ اس لئے ایم ٹی اے پر پیغام بھجوایا جائے کہ ہر جگہ ہر احمدی کے گھر میں ڈش لگوائی جائے۔ اگر توفیق نہیں ہے تو جماعت خرچ کرے اور اگر توفیق نہ ہو تو ہم سے پوچھیں کہ ہم مرکز کی طرف سے کتنا فنڈ بطور قرض دے سکتے ہیں تاکہ بعد میں سہولت سے واپس کر دیں۔ اب وقت نہیں رہا کہ صرف مرکزی اجتماعات کے لئے ڈش انٹینا مہیا کیا جائے۔ ہر گھر میں ہر وقت ہونا ضروری ہے۔ جب چاہے کوئی بچہ جو چاہے اٹھا کے دیکھے تو اس کا تعلق مستقل طور پر قائم رہے۔ آخر پر حضور نے فرمایا سب کو رمضان مبارک ہو۔ آج Friday the 10th ہے۔ ہمارے لئے بہت ہی مبارک رمضان آنے والا اور بہت ہی مبارک سال ہے۔

☆......☆......☆

موسیٰ ادریھی

گمشدہ قبائل پر علمی تحقیق کرنے والا انیسویں صدی کا ایک یہودی عالم

مظفر چوہدری

انیسویں صدی کے ابتدائی زمانے کا یہ عالم مراکش کا ایک یہودی تھا اور جدید السنہ اور مشرقی زبانوں کا استاد تھا۔ یہ عالم مراکش میں پیدا ہوا۔ ایمسٹرڈیم اور انگلستان میں پروان چڑھا۔ جلاوطن قبائل کے بارہ میں اس کی مندرجہ ذیل کتب نہایت اہم ہیں :

(۱)۔ "Ma'aseh Nissim" an account of the River Sambatyon. یعنی دریائے سبت کا بیان۔

یہ کتاب لندن سے ۱۸۳۴ء میں شائع ہوئی۔ اس کا عبرانی اور جرمن ایڈیشن ایمسٹرڈیم سے ۱۸۱۸ء میں شائع ہوئے تھے۔

(۲)۔ An Historical Account of the Ten Tribes, settled beyond the River Sambayton in the East. یعنی ان دس قبائل کا تاریخی پس منظر جو دریائے سبت کے پار مشرق میں آباد ہوئے۔ یہ کتاب لندن سے ۱۸۳۶ء میں شائع ہوئی۔ ادریھی اس بات پر پختہ اعتقاد رکھتا تھا کہ دس گمشدہ قبائل مغربی ایشیا میں کسی جگہ آباد ہیں۔

"مسیح ہندوستان میں" حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دس قبائل کے بارہ میں مفصل بحث فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ احمدی جن کو ان مباحث سے شغف ہے ان کو ان کتابوں کا مطالعہ کر کے مفید باتیں منظر عام پر لانی چاہئیں۔ ہماری دسترس میں چونکہ یہ کتب نہیں ہیں لہذا اس مختصر تعارف پر ہی اکتفا کر رہے ہیں۔

(بحوالہ جیوئش انسائیکلو پیڈیا زیر لفظ Edrehi Moses)

fozman foods

A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا زمانہ طالبعلمی

حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ خلیفۃ المسیح الثالث کے دورِ طالبعلمی کی یادوں پر مشتمل مکرم ڈاکٹر عبدالرشید تبسم صاحب کا مضمون ماہنامہ "خالد" کے سیدنا ناصر نمبر سے روزنامہ "الفضل" ۱۶؍جون ۹۷ء میں منقول ہے۔ مضمون نگار کالج کے زمانہ میں حضرت صاحبؒ کے ہم نشست رہے اور اس طرح آپ کو حضورؒ کے اخلاقِ حسنہ کا نہایت قریب سے مشاہدہ کا موقع ملا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ حضورؒ کا لباس سادہ مگر نہایت صاف ستھرا ہوا کرتا تھا اور چہرے پر بڑی بشاشت اور رفتار میں وقار تھا۔

مضمون نگار جو ۳۲ء کے لگ بھگ دو سال تک روزنامہ "سیاست" کے مدیر بھی رہے بیان کرتے ہیں کہ حضورؒ کی نمایاں خوبیوں میں ایک یہ تھی کہ بڑے سے بڑے حادثہ کا بھی روشن پہلو تلاش کر لیتے۔ دوسرے آپؒ کی طبیعت میں نہایت لطیف مزاح تھا اور تیسرے یہ کہ آپؒ کبھی کسی کی غیبت نہ فرماتے۔ ان خوبیوں کے ساتھ آپؒ کی مسکراہٹ اور آنکھوں کی پرکشش چمک جادو کا اثر کرتی اور آپ کا مخاطب مسحور ہو جاتا تھا۔

کالج میں داخلہ کے چند روز بعد ہی آپ نے چند احمدی طلبہ کو ساتھ ملا کر ایک تنظیم قائم فرمائی جس کا نام "عشرہ کاملہ" تجویز پایا۔ اس تنظیم کا منشور دعوت الی اللہ تھا اور اس کے اراکین لاہور کے تمام کالجوں میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک منتخبہ اقتباس ہر ماہ تقسیم کیا کرتے تھے۔ حضورؒ کو تنظیم کے اراکین نے صدر منتخب کر لیا۔ جو اقتباس حضورؒ منتخب فرماتے اور اس کی اشاعت مضمون نگار کے توسط سے انجام پاتی۔ ان پمفلٹوں کی وجہ سے جلد ہی غیر مسلم عناصر برہم ہوگئے اور انہوں نے حضورؒ کے خلاف سازشیں کرنی شروع کیں اور حملے کرنے کی کوشش بھی کی۔ چنانچہ حضورؒ اور دیگر دوستوں نے اپنے پاس ہاکی رکھنی شروع کی۔ اسی طرح کے ایک موقع پر جب مضمون نگار غضبناک دشمن کے نرغہ میں تھے اس وقت اتفاقاً حضورؒ اپنے چند ہاکی بردار ساتھیوں کے ہمراہ وہاں تشریف لے آئے اور اللہ تعالیٰ نے دشمن کو اس کے مقصد میں ناکام کر دیا۔

یونیورسٹی کے امتحان کے دوران ایک بار حضورؒ کے تین چار کلاس فیلو مضمون نگار کو ساتھ لے کر رات گئے حضورؒ کی خدمت میں پہنچے اور حضورؒ کو نیند سے جگا کر عرض کیا کہ صبح جو پرچہ آئے گا وہ آؤٹ ہو گیا ہے اور ہم نے اس کی نقل حاصل کر لی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے پرچے کی نقل بڑے فخر سے حضورؒ کے سامنے کر دی۔ آپؒ نے وہ کاغذ پکڑے بغیر فرمایا "میں صرف اس محنت کا صلہ لینے کا حقدار ہوں جو میں نے کی۔ جو نمبر مفت ملتے ہوں وہ میں کبھی نہیں لوں گا۔ تم نے اپنی سمجھ کے مطابق مجھے فائدہ پہنچانے کی کوشش کی، اس کے لئے شکریہ۔ مگر اب مجھے سونے دو"۔

—......☆......☆......☆......—

حضرت اویسؓ قرنی

حضرت اویسؓ کا وطن یمن تھا اور نسباً قبیلہ مراد سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؓ کو بارگاہِ رسالتؐ سے غائبانہ "خیر التابعین" کا لقب عطا ہوا۔ آنحضرت ﷺ کے ایک ارشاد سے آپ کی فضیلت واضح ہوتی ہے۔ حضرت عمرؓ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا "خیر التابعین، مراد قبیلہ کا ایک شخص ہے جس کا نام اویسؓ ہے۔ وہ تمہارے پاس یمن کی امداد میں آئے گا۔ اس کے جسم پر برص کے داغ ہیں لیکن مٹ چکے ہیں سوائے ایک درہم کے برابر نشان کے۔ اس کی والدہ زندہ ہے جن کی وہ خدمت کرتا ہے۔ پس جب تم اس سے ملو تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے۔" چنانچہ بعد میں جب حضرت عمرؓ کی حضرت اویسؓ قرنی سے ملاقات ہوئی تو حضرت عمرؓ نے اس حدیث کے حوالے سے آپؓ سے استغفار کرنے کو کہا۔

حضرت عمرؓ سے ملاقات کرنے کے بعد حضرت اویسؓ قرنی کوفہ تشریف لے گئے اور وہاں نہایت تنگدستی میں گزر بسر کرتے رہے۔ آپ کے پاس تن کے کپڑوں کے سوا کچھ بھی نہ ہوتا۔ ہرم بن حیان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت اویسؓ کی زیارت کی خواہش کر کے کوفہ گیا اور تلاش کرتے کرتے دریائے فرات کے کنارے پہنچا۔ وہاں ایک تنہا شخص دیکھا جو وضو کر رہا تھا اور کپڑے دھو رہا تھا، میں نے ان کے متعلق سن رکھا تھا اس لئے پہچان گیا...... آپ نے پوچھا ہرم بن حیان تم کیسے ہو؟...... ہم نے پہلے کبھی ایک دوسرے کو نہ دیکھا تھا۔ میں نے پوچھا آپ کو میرا نام کس نے بتایا۔ فرمایا علیم خبیر خدا نے...... پھر ہرم بن حیان نے آپ سے رسول کریم ﷺ کی کوئی حدیث سننے کی خواہش کی تو آپ نے فرمایا "میں نے رسول کریم ﷺ کو نہ پایا نہ ان کی صحبت سے بہرہ ور ہوا۔ ہاں آپ کو دیکھنے والوں کو دیکھا ہے اور تم لوگوں کی طرح مجھے بھی آنحضرت ﷺ کی احادیث پہنچی ہیں لیکن میں کوئی محدث، مفتی یا قاضی نہیں بننا چاہتا"۔ اس پر ہرم نے کچھ قرآن سننے کی خواہش ظاہر کی اور وصیت کرنے کی درخواست کی۔ تب حضرت اویسؓ نے قرآن کا کچھ حصہ سنایا اور روتے رہے اور پھر وصیت کی کہ اپنی موت کو ہمیشہ یاد رکھنا...... پھر آپ نے ہرم کو دعا دی اور سلام کہہ کر رخصت فرما دیا۔ حضرت اویسؓ کی مختصر سیرت و سوانح مکرم مرزا خلیل احمد صاحب کے قلم سے ماہنامہ "خالد" ربوہ جون ۹۷ء کی زینت ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ حضرت اویسؓ قرنی کے بارے میں فرماتے ہیں "اویس قرنی کو بھی الہام ہوتا تھا۔ اس نے ایسی مسکینی اختیار کی کہ آفتاب نبوت اور امامت کے سامنے آنا بھی سوئے ادب خیال کیا۔ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بارہا یمن کی طرف منہ کر کے فرمایا کرتے تھے کہ اجد ریح الرحمٰن من قبل الیمن یعنی مجھے یمن کی طرف سے خدائے رحمان کی خوشبو آتی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اویس میں خدا کا نور اترا تھا۔"

—......☆......☆......☆......—

احمدی خاتون کا قابل تقلید نمونہ

مکرم میجر (ر) سید سعید احمد صاحب اپنی اہلیہ محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ مرحومہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰؍جون میں رقمطراز ہیں کہ مرحومہ ساری زندگی دینی شعار پر قائم رہیں اور برقعہ پوشی ہر حال میں اپنائی حتیٰ کہ مشترکہ تقریبات میں بھی برقعہ پہن کر حصہ لیتی رہیں اور آپ پردہ پر اعتراض کرنے والوں کو اس مؤثر رنگ میں تعلیم پیش کرتیں کہ دوسری عورتیں فوراً قائل ہو جاتیں۔

مرحومہ نے بچوں کی تربیت کا گھر پر ایسا انتظام کیا ہوا تھا کہ بچے سکول کی تعلیم کے دوران ہی آپ سے قرآن کریم باترجمہ و تفسیر پڑھ لیتے۔ اس مقصد کیلئے روزانہ گھر میں کلاس لگائی جاتی اور ہر پارہ کے اختتام پر امتحان بھی لیا جاتا اور حوصلہ افزائی کیلئے انعام دیئے جاتے۔

ایک بار بعض عیسائی مشنری لڑکیاں آپ کے گھر آگئیں۔ جب آپ نے بات چیت شروع کی تو انہوں نے لاجواب ہوتے ہوئے سوال کیا "کیا آپ احمدی ہیں؟" اور جواب اثبات میں پا کر وہ فوراً چلی گئیں۔

—......☆......☆......☆......—

انجیل کے جلائے گئے اوراق

ابتدائی عیسائیوں میں کئی موحد فرقے بھی تھے جو آج تک "یونیٹیرین چرچ" کے نام سے چلے آتے ہیں۔ ۳۲۵ء میں اکثریتی عیسائیوں کی ایک کونسل (Council of Nicea) نے سینکڑوں انجیلوں کو جلا دیا اور صرف موجودہ چار انجیلوں کو مستند قرار دیا جن میں تثلیثی عقائد درج تھے۔ امریکہ کے دو پروفیسروں کو برلن کے "مصری میوزیم" میں ۱۹۹۱ء میں ایک ایسی ہی جلی ہوئی انجیل کے پندرہ صفحے ملے تھے جو کسی طرح جلنے سے بچ گئے تھے اور ان صفحات کے بارے میں ایک رپورٹ آسٹریلیا کے ایک اخبار "سڈنی مارننگ ہیرلڈ" میں شائع ہوئی ہے جس کا ترجمہ مکرم چودھری خالد سیف اللہ خان صاحب کے قلم سے ماہنامہ "انصار اللہ" جون ۹۷ء میں شامل اشاعت ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان صفحات میں یسوع مسیح اور انکے پیروکاروں کے درمیان گفتگو درج ہے۔ پروفیسر میریکی نے، جو قدیم تحریروں کے پڑھنے کے علم کے ماہر ہیں، کہا کہ انہیں یقین ہے کہ متن میں کوئی دھوکہ یا بناوٹ نہیں اور یہ یقینی طور پر چوتھی یا پانچویں صدی کا قدیم نسخہ ہے۔ مسودہ قبطی (Coptic) زبان میں لکھا ہوا ہے جو مصر کی ایک قدیم زبان تھی جس میں یونانی حروف ابجد استعمال ہوتے تھے۔ یہ کتاب عیسائیوں کے ایسے اقلیتی فرقہ نے لکھی تھی جو خود کو عارفین Gnostics or Knowers کہتے تھے۔ یہ انجیل صاف طور پر اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ شروع میں کئی اقلیتی فرقے موجود تھے جو یا تو عیسائیوں کے بڑے بڑے فرقوں کے اندر مدغم کر دیئے گئے یا خود بخود ہی ختم ہوگئے تھے اور ان کو موت کی حد تک اذیتیں دی جایا کرتی تھیں اور ان کی کتب نذرِ آتش کر دی جاتی تھیں۔

—......☆......☆......☆......—

حضرت عبدالستار خانصاحبؓ افغان

حضرت مولوی عبدالستار خانصاحبؓ افغان المعروف بزرگ صاحب کا شمار حضرت مسیح موعودؑ کے ابتدائی صحابہ اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ شہید کے خاص شاگردوں میں ہوتا تھا۔ آپؓ مکرم دیندار خان صاحب کے فرزند تھے اور علاقہ خوست افغانستان کے رہنے والے تھے۔ آپؓ کی مادری زبان افغانی تھی لیکن عربی اور فارسی میں بھی عمدہ گفتگو کر سکتے تھے۔ اردو بھی پڑھ اور بول سکتے تھے۔ آپؓ بتایا کرتے تھے کہ جب ابھی حضرت اقدس علیہ السلام کا دعویٰ آپ تک نہیں پہنچا تھا تب بھی حضرت صاحبزادہ صاحبؓ درسِ حدیث دیتے ہوئے فرماتے تھے کہ یہی زمانہ موعود مسیح کے آنے کا ہے۔ چنانچہ جب حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کو حضورؑ کی کتاب پہنچی اور آپؓ نے حضرت اقدسؑ کی تصدیق کی تو آپؓ کے قریبی دوستوں نے فوراً مان لیا۔ جب بعض فرقوں نے حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی مخالفت شروع کی اور آپؓ کے قتل کے درپے ہوئے تو حضرت مولوی عبدالستار خانصاحبؓ نے اپنا گھر بار چھوڑ کر آپؓ کی صحبت میں رہنا شروع کر دیا اور طویل سفروں میں بھی ساتھ رہے۔ آپؓ پہلی بار ۱۸۹۷ء میں قادیان تشریف لائے۔ اس کے بعد بھی دو تین مرتبہ آتے رہے اور پھر ۱۹۰۲ء میں حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کے ہمراہ بھی تشریف لائے۔ ۱۹۰۳ء میں حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی شہادت کے بعد ۱۹۰۴ء سے آپؓ نے قادیان میں مستقل سکونت اختیار کر لی جہاں مہمان خانہ کے ایک چھوٹے سے حجرہ میں نہایت صبر و شکر کے ساتھ فقیرانہ رنگ میں مقیم رہے۔ آپؓ بہت منکسر المزاج، پاک طینت اور صاحبِ مکاشفات تھے۔ ۱۸؍اکتوبر ۱۹۳۲ء کو آپؓ کی وفات ہوئی اور حضرت مصلح موعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور نعش کو کندھا دیا اور آپؓ کا ذکرِ خیر بھی فرمایا۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ آپؓ کا ذکرِ خیر مکرم عبدالباسط شاہد صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۶؍جون کی زینت ہے۔

حضرت مولوی عبدالستار خانصاحبؓ کو حضرت مسیح موعودؑ سے عشق تھا اور حضورؑ کی بھی آپؓ پر نمایاں نظر شفقت تھی۔ ایک بار حضورؑ کے لئے یورپ سے کوئی تحفہ آیا جسے حضورؑ نے احباب میں تقسیم کر دیا۔ حضرت مولوی صاحبؓ اس وقت موجود نہیں تھے اس لئے حضورؑ نے آپؓ کے لئے دگنا حصہ رکھ دیا اور آپؓ کے آنے پر آپؓ کو عطا فرمایا۔ آپؓ کو حضورؑ کے ہمراہ بعض سفروں پر جانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اپنے حجرہ میں قرآن و حدیث کے علاوہ حضرت اقدسؑ کی کتب کا درس بھی جاری کیا ہوا تھا۔ آپؓ کی وفات پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ بعض خاص مواقع پر حضورؓ نے آپؓ سے دعا کرنے کے لئے بھی کہا...... ایک بار میں نے بھی انہیں ایک دینی کام کیلئے استخارہ کرنے کو کہا تھا اور کام کے بارے میں انہیں بالکل نہیں بتایا لیکن دو تین روز بعد انہوں نے مجھے اس دینی کام کی، جو دعوتِ الی اللہ سے متعلق تھا، جزئیات سے بھی آگاہ کر دیا جو اب تک پوری ہو رہی ہیں...... دو اڑھائی مہینے پہلے میں نے ڈلہوزی میں رویاء میں دیکھا کہ کوئی شخص نہایت گھبرائے ہوئے الفاظ میں کہتا ہے دوڑو دوڑو قادیان میں ایک ایسا شخص فوت ہوا ہے جس کے فوت ہونے سے آسمان اور زمین ہل گئے ہیں...... میں سمجھتا ہوں کہ یہ رویاء انہی کے متعلق تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت خانصاحبؓ کے بارہ میں مزید فرمایا کہ خدا نے ان کو توکل کا مقام عطا فرمایا تھا اور وہ نہایت سیر چشم واقع ہوئے تھے۔ مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے ایک دفعہ بھی اپنی ذاتی ضروریات کے لئے مجھے کسی قسم کی تحریک کی ہو...... انہیں کثرت سے الہامات ہوتے تھے مگر باوجود اسکے وہ خلافت کا انتہائی ادب کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے جن چند لوگوں کو امام الصلوٰۃ مقرر کیا ہوا تھا ان میں آپؓ بھی شامل تھے۔

—......☆......☆......☆......—

ہمیں موصول ہونے والے دیگر رسائل میں جماعت احمدیہ برطانیہ کا ماہنامہ "اخبار احمدیہ" جولائی ۹۷ء، مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا مجلہ "طارق" نمبر ۳، ۹۷ء اور ہفت روزہ "بدر" کے بعض پرچے شامل ہیں۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
12/9/97 - 18/9/97

Please Note that programme and timings may Change without prior notice.
Details of Programmes are Announced After Every Six Hours.
All times are given in British Standard Time.
For more information please phone or fax +44 181 874 8344

9 JAMADI AL AWWAL
Friday 12th September 1997

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Prog - History of Ahmadiyyat (Part 12) (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 35 (22.6.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Homoeopathy Class with Huzur(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira on 'Paak Mohammad Mustafa(saw) Nabiyun ka sardar' - Islamabad, Pakistan - Part 2
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class
11.00	Computers For Everyone -Part 24
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live from Fazl Mosque, London
14.00	Bengali Programme
15.00	Huzoor's Mulaqat With French Speaking Friends
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Friday Sermon By Huzoor Rec. 12.9.97(R)
18.05	Tilawat, Hadith
18.35	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor
19.00	German Service:1) Ihre Fragen 2)Willkommen in Deutschland (Dinosaurierfreilicht Museum)
20.00	Urdu Class
21.00	Medical Matters
21.30	Friday Sermon by Huzoor (R)
22.45	Huzoor's Mulaqat With French Speaking Friends
23.30	Learning Chinese

10 JAMADI AL AWWAL
Saturday 13th September 1997

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA USA Production: Response To Phil Arms, A Christian Priest By: M.A. Cheema
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Computers For Everyone -Part 24
05.00	Huzoor's Mulaqat With French Speaking Friends
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
07.00	Saraiki Programme
08.00	Medical Matters
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Urdu Class
11.00	Speech : on Seerat-un-Nabi (saw)
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
15.00	Children's Class
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Arabic Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner
19.00	German Service 1) International Volleyball Tirnier 2) Der Diskussionskries "Lifestyle, Mode, Zeitschriften"
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.30	Children's Class (R)

11 JAMADI AL AWWAL
Sunday 14th September 1997

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk - 'Tech Talk'
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
05.00	Children's Class -(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner
07.00	Friday Sermon By Huzoor - Rec. 5.9.97 (R)
08.00	Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Around The Globe
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
15.00	Mulaqat With English Speaking Friends
16.00	Liqaa Maal Arab
17.00	Albanian Programme - Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV
18.05	Tilawat ,Hadith
18.35	Children's Corner - Educational Prog : Waqfeen-e-Nau
19.00	German Service 1) Physik "Berechtigung der geshwingidkeit" 2) Ein Treff in Koln
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bait Bazi :
21.30	Dars-ul-Quran (No. 13) (1996) By Huzoor- Fazl Mosque , London
23.30	Learning Chinese

12 JAMADI AL AWWAL
Monday 15th September 1997

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner Educational Prog : Waqfeen-e-Nau
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around The Globe
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat With English Speaking Friends (R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner Educational Prog : Waqfeen-e-Nau
07.00	Dars-ul-Quran (No. 13) (1996) By Huzoor, Fazl Mosque, London (R)
08.30	Bait Bazi :
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Sports: 2nd All Noor Basketball Tournament , Wapda VS Habibbank
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
15.00	Homoeopathy Class With Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor
19.00	German Service 1) Begegnungen mit Hazoor IV 2) Mach Mit "Rosoto Nudel mit Gemuse"
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings-Rohani Khazaine
22.00	Homoeopathy Class With Huzoor
23.00	Learning Norwegian

13 JAMADI AL AWWAL
Tuesday 16th September 1997

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Sports: 2nd All Noor Basketball Tournament , Wapda VS Habibbank(R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Homoeopathy Class With Huzoor
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings-Rohani Khazaine
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Medical Matters
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
15.00	Tarjumatul Quran Class (N)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner :Yassarnal Quran
19.00	German Service 1) Kinder Lernen Namaz 2) Der weg zum Islam Presen by Wiesbaden Region
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00	Tarjumatul Quran Class (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

14 JAMADI AL AWWAL
Wednesday 17th September 1997

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner :Yassarnal Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class (R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Yassarnal Quran
07.00	Quiz Programme : Seerat Hadhrat Khalifatul Masih IV - Nasirat ul Ahmadiyya, Noshaira VS Shahtaj - Part I
07.30	Speech
08.30	Around The Globe -Hamari Kaenat
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih-i-Maud (A.S)
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
14.45	Tarjumatul Quran Class (R)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	French Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor
19.00	German Service 1)Lajna Ijtema 97- Amir Sb Rede 2) Bucherecke
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah :Vermicelli Biryani
21.45	Tarjumatul Quran Class (R)
23.00	Learning Turkish
23.30	Arabic Programme

15 JAMADI AL AWWAL
Thursday 18th September 1997

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Canadian Horizon
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Turkish (R)
04.30	Arabic Prog. - Qaseedah/Nazm
04.45	Tarjumatul Quran Class (R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor(R)
07.00	Sindhi Prog. -Translation of Friday Sermon By Huzoor 5.1.96
08.00	Quiz Prog: History of Ahmadiyyat - Part 13
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Al Maidah: Vermicelli Biryani
11.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 35 (22.6.94) (Part 2)
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
15.00	Homoeopathy Class With Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Russian Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
19.00	German Service 1) Nasirat Grips 2) MTA Vatie'te Krankenhaus II 3) Bucherecke
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira : Anwar Nadeem Alvi kay saath aik sham
20.00	Homoeopathy Class With Huzoor
23.00	Learning Dutch

Some Highlights

Programmes With Huzoor

Everyday :
Liqaa Ma'al Arab & Urdu Class
Monday & Thursday :
Homoeopathy Class
Tuesday & Wednesday :
Tarjumatul Quran Class
Friday :
Friday Sermon (Live)
Mulaqat with French Speaking Guests
Saturday :
Children's Class
Question & Answer Session (Archive)
Sunday :
Mulaqat with English Speaking Guests
Question & Answer Session (New)
Dars-ul-Quran

Programmes in Different Languages

Everyday	German, Bengali & Indonesian
Sunday	Albanian
Monday	Turkish
Tuesday	Norwegian
Wednesday	French /Swahili
Thursday	Russian / Bosnian

Other Regular Features

Monday
MTA Sports at 11.00
Rohani Khazaine at 21.00
Tuesday
Medical Matters at 11.00
Hamari Kaenat at 21.00
Hikayat -e-Shereen at 23.30
Wednesday :
Al-Maidah at 21.00
Thursday :
Canadian Horizon at 02.00
Bazm-e-Moshaira at 21.00
Friday :
Computers For Everyone at 04.00
Medical Matters at 20.30
Saturday :
MTA USA Productions at 02.00
Sunday :
Canadian Desk at 02.00
Bait Bazi at 21.30

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 4 Friday, September 12, 1997 No. 37

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد، مؤرخ احمدیت

پاکستان کے ایک پارسی دانشور کا نعرہ حق

جناب اردشیر کاؤس جی کا شمار پاکستان کے روشن خیال ادیبوں اور کالم نویسوں میں ہوتا ہے۔ آپ کے بلند پایہ علمی مضامین اکثر پاکستانی صحافت کی زینت بنتے ہیں اور پورے ملک میں گہری دلچسپی سے پڑھے جاتے ہیں۔ ذیل میں ان کے قلم سے نکلے ہوئے دو حقیقت افروز نوٹ ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں جن میں انہوں نے اینٹی احمدیہ آرڈیننس کے خلاف پوری قوت اور جوانمردی سے احتجاج عام کرکے نعرہ حق بلند کیا ہے۔

پہلا نوٹ:

"گزشتہ ہفتے میں لاہور میں تھا جہاں مجھے سول سروسز اکادمی والٹن کے طلبہ کو خطاب کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ ایڈیٹر ڈان اور میرے درمیان "ٹیلی کانفرنسوں" کا سلسلہ قائم نہ ہو سکا۔ مجھے سول سروسز اکادمی کی بہ نسبت اس ادارے کے قریباً ۱۵۰ طلباء اور ۲۵ طالبات نے زیادہ متاثر کیا۔ یہ متجسس طلباء بہت کچھ معلوم کرنا اور بہت کچھ سیکھنا چاہتے تھے۔ صرف ایک ہٹ دھرم کے سوا باقی سب طلباء نے جو سوالات کئے اور جو آراء اور رد عمل پیش کیا ان سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ فکر و نظر کے اعتبار سے آزاد خیال تھے اور ان کا استحقاق تھا کہ انہیں اچھی تربیت دی جائے۔ لیکن فی الوقت انہیں جو تعلیم دی جاتی ہے اس کا ایک سبق یہ ہے کہ "وزیروں کی عزت کرو اور مقننہ کے منتخب ارکان کی تعظیم کرو"۔ اور یہ ایسا کام ہے جو ہر خردمند نہیں کر سکتا۔ سول سروسز اکادمی کے طلباء کو سکھایا جاتا ہے کہ عوام کے خدمت گزار بننے کی بجائے حکومت کی غلامی کرو۔ کردار سازی پر توجہ دینے کی بجائے انہیں مطالعہ پاکستان پر وقت ضائع کرنے کے لئے کہا جاتا ہے...... (آپ سب جانتے ہیں کہ "مطالعہ پاکستان" کا مطلب کیا ہے...... اور اس کے تحت طلبہ کو کیا کچھ پڑھانا مقصود ہوتا ہے)۔

میں نے اپنی تقریر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سے شروع کی یعنی اللہ کے پاک نام سے جو رحمان اور رحیم ہے۔ میں نے سامعین سے پوچھا کہ ان میں سے کتنے لڑکوں کو معلوم ہے کہ میں زرتشتی ہوں اور کیا ایک پارسی یہ الفاظ لحن میں پڑھنے کے بعد بھی ایک آزاد خیال انسان متصور ہو سکتا تھا؟ **جبکہ ہمارے ملک کے ایک ذہین طبقے کے لئے قانونی طور پر ان الفاظ کی قرأت ممنوع ہے۔ اگر ان میں سے کوئی فرد یہ لطیف وجمیل الفاظ زبان پر لائے تو اسے گرفتار کرکے جیل بھیج دیا جائے گا (قریباً دو ہزار افراد اب بھی جیل میں ہیں)۔ اس سوال کے جواب میں صرف چار لڑکوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔ کیا ان طلباء کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمارے بعض قوانین غیر عقلی ہیں اور قوم کے خادم ہونے کی حیثیت میں ان کا فرض ہوگا کہ وہ اس قسم کے قوانین کو ختم کرنے کی کوشش کریں"۔**

(روزنامہ خبریں، ۴/ جون ۱۹۹۷ء)

دوسرا نوٹ:

"گزشتہ ہفتے میں نے ایک غیر منصفانہ قانون کے بارے میں لکھا تھا جس کے تحت اس قوم کے سب ارکان کو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنے پر گرفتار کرکے داخل زنداں کیا جا سکتا ہے۔

اس وقت صرف پنجاب میں ۱۴۱ ایسے مقدمے دائر ہیں جن میں ۱۱۲ افراد نے 'بسم اللہ الرحمن الرحیم' یا 'السلام علیکم' کہا یا لکھا ہے اور اب وہ یا تو جیل میں ہیں یا ضمانت پر ہیں۔ ان میں آٹھ افراد وہ بھی ہیں جن کی کاروں پر ان الفاظ کے سٹکر (stickers) لگے ہوئے تھے۔ اسی طرح قانون کے تحت ظالمانہ آرڈیننس نمبر ۲۰ مجریہ ۲۰/ اپریل ۱۹۸۴ء کے تحت جو مقدمے درج ہوئے ہیں ان میں ۲۵۸۷ افراد ملوث ہیں۔ یہ لوگ بھی جیل میں یا ضمانت پر ہیں۔ ان پر الزام ایسے ہیں جو کسی مہذب معاشرے کے قابل برداشت قانون میں عائد نہیں کئے جا سکتے۔

کیا وزیراعظم نواز شریف کو اس بات کی یاد دہانی مناسب ہوگی کہ بعض اوقات بھاری اکثریت سے ملا ہوا مینڈیٹ بہتر انداز میں بہبود عامہ کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ **اس مینڈیٹ کے تحت ایسے "بڑے قوانین" جو انسانی حقوق کی صریحاً خلاف ورزی کرتے ہیں، مسترد یا تحلیل کئے جا سکتے ہیں۔ وزیراعظم نے خود اپنی کھال بچانے کے لئے ناواجب تیزی اور نامعقول عجلت سے آرٹیکل ۵۸ (۲) بی کو ختم کر دیا ہے۔ انہیں دوسرے لوگوں پر بھی توجہ صرف کرنی چاہئے"۔**

(روزنامہ خبریں، ۱۱/ جون ۱۹۹۷ء)

الفضل انٹرنیشنل کی سالانہ زرخریداری

برطانیہ (۲۵) پچیس پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ (۴۰) چالیس پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک (۶۰) ساٹھ پاؤنڈز سٹرلنگ

مینیجر الفضل انٹرنیشنل

☆......☆......☆

جماعت احمدیہ جرمنی کے ۲۲ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب انعقاد

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شمولیت، مجالس عرفان اور روح پرور خطابات

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کا ۲۲واں جلسہ سالانہ ۱۵/ تا ۱۷/ اگست ۱۹۹۷ء مئی مارکیٹ منہائم میں بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۲۲ ہزار سے زائد تھی جن میں اڑھائی ہزار نو مبایعین شامل تھے۔

حضور ایدہ اللہ کی گزشتہ سال کی ہدایات کے مطابق امسال پہلی بار انہی ایام میں بوزنین، البانین اور عرب احباب کے لئے الگ شامیانوں میں جلسہ سالانہ کے پروگرام منعقد ہوئے جہاں ان کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی مجالس عرفان منعقد ہوئیں۔

جلسہ کا افتتاح ۱۵/ اگست کو خطبہ جمعہ کے ساتھ عمل میں آیا۔ اسی روز شام کو اردو مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ ہفتہ کے روز حضور انور نے خواتین سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے احمدی خواتین پر زور دیا کہ وہ پاکیزہ عظیم کردار کی حامل خواتین کے نمونے کو سامنے رکھ کر ان کی صفات کو اپنائیں تو معاشرہ کے بد اثرات انہیں ذرہ بھر بھی مغلوب نہیں کر سکیں گے۔ حضور نے امہات المومنین میں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی پاکیزہ سیرت کے واقعات سناتے ہوئے ان کے اسوہ کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ امہات المومنین کے یہ واقعات اور ان کی سیرت کا بیان نہایت دلنشیں اور دلوں پر گہرا اثر کرنے والا تھا۔ حضور نے احمدی عورتوں کو نصیحت فرمائی کہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اپنی محبتوں کو پاکیزہ بنائیں۔ دنیا کی لذتیں تو فانی ہیں صرف ایک محبت یعنی الٰہی محبت ہے جو لافانی ہے۔

اتوار کو جلسہ کے اختتامی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۱۸۹۷ء کے جلسہ سے خطاب کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے اور ساتھ ساتھ ان کی ضروری تشریح کرتے ہوئے حضور علیہ السلام کے فرمودات کے معانی و مطالب کو اچھی طرح ذہن نشین کروایا۔ حضور نے خطاب کے آخر پر احباب جماعت کو اگلی صدی شروع ہونے سے قبل جرمنی میں سو مساجد کے قیام کی تحریک کی یاد دہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ چاہے چھوٹی مساجد بنائیں مگر انہیں تقویٰ سے بھی سجائیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے حضرت سیدہ مہر آپا کی طرف سے تین لاکھ مارک اس تحریک میں دینے کا وعدہ کیا تھا اسے بڑھا کر حضور نے پانچ لاکھ مارک کر دیا۔ اسی طرح حضور نے اپنی طرف سے قبل ازیں پچاس ہزار مارک کا وعدہ فرمایا تھا اسے بڑھا کر اپنی اہلیہ مرحومہ حضرت آصفہ بیگم صاحبہ کی طرف سے پچاس ہزار مارک اور اسی طرح اپنی بچیوں کی طرف سے ۵۰ ہزار مارک شامل کر کے کل ڈیڑھ لاکھ مارک کے وعدہ کا اعلان فرمایا۔ حضور نے جماعت جرمنی کو فرمایا کہ آپ بھی توفیق بڑھائیں۔ حضور نے جلسہ کے جملہ انتظامات کی کامیابی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ جس طرح میں جرمنی کی جماعت سے خوش ہوں خدا کرے کہ اللہ بھی آپ پر بخشش کی نظر کرتے ہوئے آپ سے خوش رہے۔

دنیائے مذاہب

اینگلیکن چرچ اور ہم جنس پرستی

فروری ۱۹۹۷ء کے پہلے ہفتہ میں آسٹریلیا کے دارالحکومت کینبرا میں اینگلیکن نیشنل کانفرنس کا اجلاس ہوا جس میں یہ طے پایا کہ ہم جنس پرستی کا میلان طبیعت میں ہونا کوئی گناہ نہیں البتہ کسی پادری کا اس پر عمل کرنا گناہ ہے۔ لہذا اگر کوئی بھی پادری سدومت کے رجحانات رکھتا ہو تو وہ قابل اعتراض نہیں گردانا جائے گا۔ ملبورن کے آرچ بشپ نے کہا کہ وہ اس سلسلہ میں ہم جنس پرست پادریوں (Homo-sexual Clerics) اور دوسرے گروہوں کے ساتھ پس پردہ گفت و شنید کر رہے ہیں۔

کانفرنس میں سڈنی کے آرچ بشپ "بہت ہی محترم" ہیری گڈہیو (Most Rev. Harry Goodhew) نے بتایا کہ ہمارے چرچ میں بہت سے ہم جنس پرست پادری کام کر رہے ہیں اور ہماری بہتر کارکردگی انہی کی وجہ سے ہے بلکہ مرد حضرات کے علاوہ بہت سی "پاکدامن" ہم جنس پرست عورتیں (Lesbians) بھی چرچ میں کام کر رہی ہیں۔

خیال آتا ہے کہ لوط علیہ السلام تو وادی اردن کی صرف ایک بستی سدوم (یا زیادہ سے زیادہ پانچ چھ بستیوں) کی وجہ سے دکھ میں مبتلا تھے مگر اب تو معاملہ ہزاروں بستیوں کا ہے۔ وہ چرچ جو کروڑوں افراد کی نمائندگی کرتا ہے اور جس نے ان کی اصلاح اور نگرانی کا فرض اپنے اوپر لے رکھا ہے وہ کھلم کھلا اس برائی کے خلاف پسپائی اور بے بسی کا اظہار کر رہا ہے۔ آج کے مصلح کا کام حضرت لوط علیہ السلام کے مقابلہ میں کتنا ہمہ جہت، ہمہ گیر اور مشکل ہے!

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔